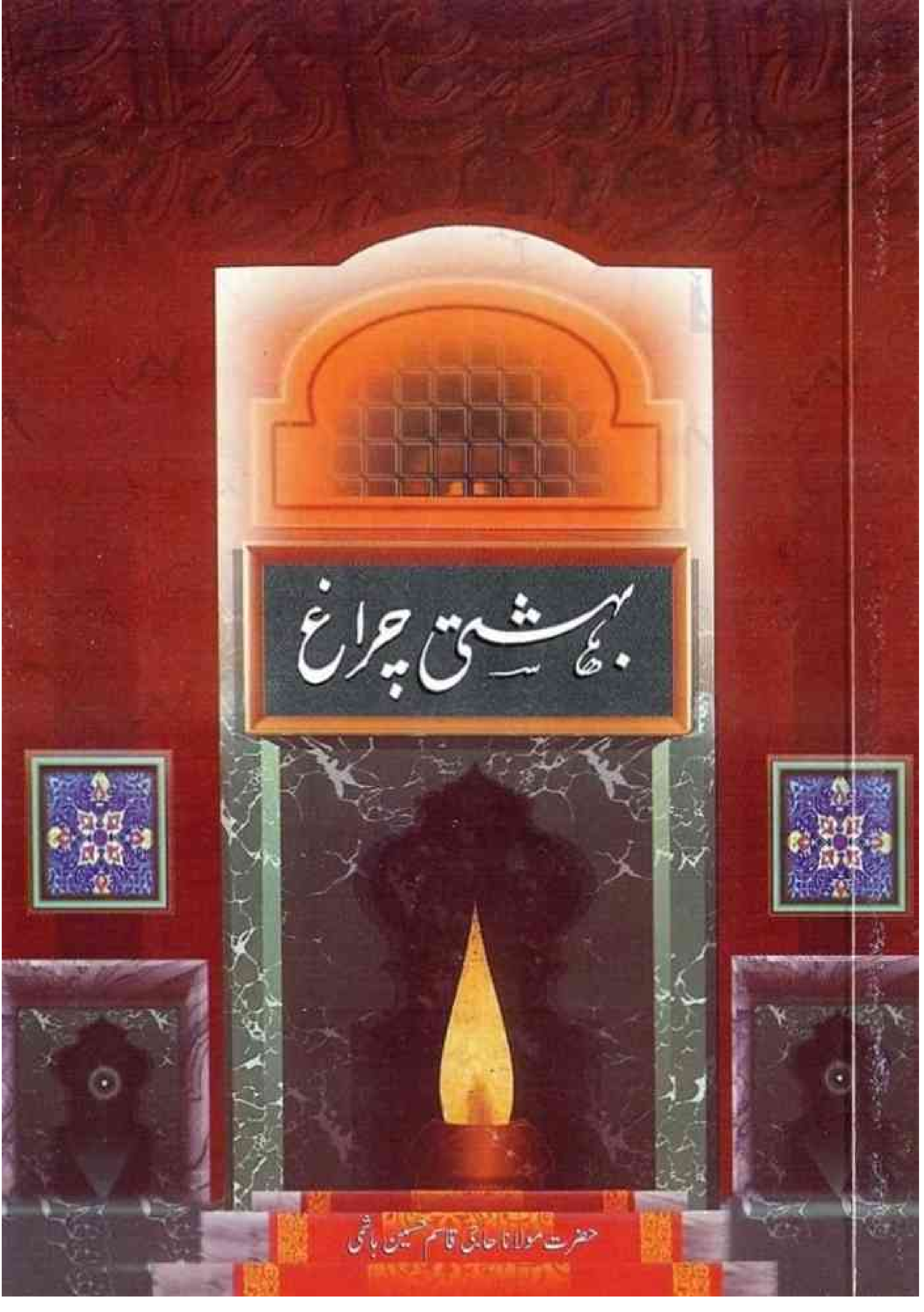
بہشتی چراغ
حضرت مولانا حاجی قاسم حسین ہاشمی

ان من الشعر حکماً (جامع ترمذی)

''بے شک شعر میں حکمتیں ہیں''

الحمدللہ والمنتہ کہ دیوانِ فصاحت نشان مظہرِ رموزِ شریعت وطریقت
جامع اسرارِ حقیقت کلیدِ میخانہ معرفت مسمیٰ بنام

بہشتی چراغ

سنہ ۱۹۲۱ء

از تصنیفِ لطیف

مداحِ حبیب، ریختۂ کلک، جواہرِ سلک، امام الفصحاء، مقدم البلغا

حضرت مولانا حاجی محمد قاسم حسین ہاشمی

اویسی، حسانی، مصطفائی فضلِ رحمانی، اعلیٰ محبوبِ رسول، بریلوی قدس سرہٗ

شائع کردہ

خانقاہِ عالیہ مصطفائی شریف، بریلی

نام کتاب : بہشتی چراغ

مصنف : حضرت محمد قاسم حسین ہاشمی مصطفائی فضل رحمانی بریلوی

زیر سرپرستی : حضرت اسلم قاسمی مصطفائی فضل رحمانی بریلوی

سجادہ نشین خانقاہ مصطفائی شریف

پرانا شہر بانس بریلی، یوپی، بھارت

حسب فرمائش : محمد شمیم بیگ قاسمی مصطفائی فضل رحمانی بریلوی

بااہتمام : محمد عادل خان قاسمی، مصطفائی فضل رحمانی

QASMI 10114 HARTFORD CT
APT # 2-D SCHILLER PARK
IL60176. U.S.A.
Ph. (Res) (847) 928-2585
Mobile: (847) 910-0745
E-mail: asom4khan@hotmail.com

کمپوزنگ : رضوان قاسمی بریلوی

ہدیہ : ۲۵ر روپے

ملنے کا پتہ : خانقاہ عالیہ مصطفائی شریف

185، صوفی ٹولہ، پرانا شہر، بانس بریلی، یوپی، بھارت

انتساب

حضرت مولانا حاجی محمد قاسم میاں قدس سرہٗ

کے سلسلہ نسبی و نسبتی سے وابستہ

تمام ہستیوں کے نام

ماں باپ میرے بھائی، بہن، دوست اور قریب
آقا ہوں سب کو خلد میں اعلیٰ مکاں نصیب

سعادت گر قبول اُفتدزہے عز وشرف

زیرِ نظر مجموعہ کلام حضرت پیر و مرشد سیّدنا و مولانا شہنشاہ حاجی محمد قاسمؔ حسین ہاشمی مصطفائی فضل رحمانی اعلیٰ محبوب رسول کا بارگاہ رسالت ماب ﷺ میں اپنی کیفیات کے اظہار کا ایک حسین گلدستہ۔ آپ ۳ دسمبر ۱۸۸۷ء مطابق ۱۸ ربیع الاول ۱۳۰۵ھ کو بریلی میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سلسلہ نسبی عباسی ہاشمی اور سلسلہ نسبتی فضل رحمانی آپ کے پردادا مولانا شہاب الدین ہاشمی رحمتہ اللہ علیہ کا شمار اپنے دور کے جید علمائے کرام میں ہوتا تھا اور فن نعت گوئی میں اپنے دور کے شعراء کرام میں ممتاز حیثیت کے حامل تھے۔ اور حضرتِ نظامی گنجوی رحمتہ اللہ علیہ کی شہرہ آفاق تصنیف سکندر نامہ کی شرح آپ کے تبحرِ علمی کا منہ بولتا ثبوت ہے آپ کے دادا مولانا وہاب الدین ہاشمی بھی اپنے دور کے بلند پایا عالم و شاعر تھے۔ آپ "مہر" تخلص فرمایا کرتے تھے اور آپ کو امام المحد ثین حضرت مولانا شاہ فضلِ رحمان گنج مراد آبادی نور اللہ مرقدہ سے سلسلہ عالیہ قادریہ نقشبندیہ میں خلافت و اجازت حاصل تھی۔

حاجی قاسم میاں علیہ الرحمہ نے ابتدائی تعلیم اپنے دادا مرحوم کے سایۂ علمی میں حاصل کی اور انگریزی تعلیم کے لئے اسکول میں داخل کرایا گیا۔ دورانِ تعلیم

ہی آپ اپنے دادا حضرت مولانا حکیم وہاب الدین ہاشمی اور اپنے والد حضرت سید حافظ رونق حسین ہاشمی رحمتہ اللہ علیہ کے سایۂ عاطفت سے محروم ہو گئے۔ آپ کی پرورش آپ کی والدہ ماجدہ نے فرمائی۔ گھر کے عالمانہ ماحول اور نعتیہ شاعری کے رجحان نے آپ کو عشق رسالت مآب ﷺ کی رعنائیوں سے سر فرازی عطا فرمائی۔ گویا کہ نعت اور صاحبِ نعت ﷺ سے محبت آپ کی گھٹی میں شامل تھی۔ آپ کے دادا فرماتے ہیں کہ جب آپ ایام شیر خوارگی میں کسی بات پر روتے تو میں آپ کو اپنا نعتیہ کلام سناتا جس سے آپ کو بے حد سکون ملتا۔

آپ بچپن ہی سے یادِ الٰہی اور ذکر رسول ﷺ میں وقت صرف کرتے آپ کو کھیل کود سے کوئی رغبت نہیں تھی آپ ہمہ وقت اپنے دوست احباب کو جمع کر کے نعت شریف پڑھنے اور دعوتِ میلاد اقدس شریف منعقد کرنے کی کوششوں میں مصروف عمل رہتے۔ آپ کی صاحب میلاد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا یہ عالم تھا کہ آنے والوں کی ہر طرح سے خاطر مدارات کرتے تا کہ وہ روزانہ آتے رہیں اور ذکرِ رسول ﷺ کی محافل یوں ہی روزانہ سجتی رہیں۔

یہاں بتانا باعث سعادت سمجھتا ہوں کہ آپ دعوت میلاد اقدس شریف میں ادب واحترام کا بے انتہا خیال رکھتے تھے اور اس عشق وادب کی بنا پر آپ کو دربارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے بیش بہا انعام واعزازات سے نوازا گیا

جس ادب واحترام واہتمام کے ساتھ دعوت میلاد اقدس شریف کی آپ نے بنا ڈالی اس کا سلسلہ آج تک جاری وساری ہے آپ کے عقیدت مند آپ کی تعلیمات کے عین مطابق اس پرعمل پیراہ ہیں تعلیمی سرگرمیوں سے فراغت کے بعد آپ نے بریلی کنٹومینٹ بورڈ میں ملازمت اختیار کی اور ترقی کے منازل طے کرتے ہوئے اعلیٰ عہدوں پر فائض ہوئے اور دورانِ ملازمت ہی 1919ء میں حج اکبر کی سعادت سے سرفراز ہوئے اور مدینے پاک میں حاضری کے موقع پر آپ کو حضور علیہ الصلوٰۃ السلام سے باطنی خلافت عطا ہوئی اور اس خلافت کی تصدیق حضرت مولانا شاہ رحمت اللہ میاں قدس سرہ نبیرہ و جانشینِ اعظم حضرت مولا شاہ فضلِ رحماں گنج مرادآبادی نے تحریراً گنج مرادآباد میں عطا فرمائی آپ کی ذات سے بیش بہا کرامات ظہور پذیر ہوئیں آپ کے اہلِ سلسلہ کی بڑی تعداد مختلف ممالک میں آپ کے مشن یعنی دعوت میلاد اقدس شریف کی کوششوں میں مصروف عمل ہیں۔اس سلسلے کا دوسرا بڑا مرکز پاکستان میں آپ کے خلیفہ فنافی الشیخ حضرت محمد طاہر حسین صدیقی قاسمی مصطفائی فضل رحمانی بدایونی نے کراچی میں قائم کیا اور بحمدہٖ تعالیٰ دعوت میلاد اقدس شریف کا سلسلہ وہاں بھی اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ جاری وساری ہے آپ نے آداب میلاد اور دیگر موضوعات پر علمی تصانیف یادگار چھوڑیں ہیں۔

جن میں سے بیشتر آپ کی ظاہری حیات میں شائع ہوئیں جن کو برصغیر کے جید علمائے کرام نے قدر کی نگاہ سے دیکھا یہ تصنیفات وقتاً فوقتاً شائع ہوتی رہیں اور یہ سلسلہ اب تک جاری و ساری ہے۔ بالخصوص آپ کا نعتیہ کلام جو مقبولِ خاص و عام ہے۔

آپ وارفتگی عشق کے ساتھ ساتھ شاعرانہ اصلوب سے باخوبی آگاہ تھے آپ نے فرمایا میں نے اپنا کلام ابتدأ اپنے دادا مرحوم اور بعد میں اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے پیش کیا آپ کی نعت کا شعر

گلزار مدینہ میں روضہ پہ شہِ دیں کے بَن بَن کے اترتے ہیں اَنوارِ خداوٗالی

اس شعر کو سن کر اعلیٰ حضرت نے فرمایا تھا مولانا سعدی و جامی علیہ رحمہ کا یہی رنگ تھا اور اللہ تبارک تعالیٰ نے آپ کو بھی عطا فرمایا ہے۔ آپ عالم باعمل اور صوفی بہ صفا تھے آپ کے کلام کو پڑھ کر بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے آپ کے کلام کا بیشتر حصہ حاضری اور حضوری کی کیفیات پر مشتمل ہے ملاحظہ ہو۔

آپ ہیں شاہ ذی وقار اور میں ہوں گناہ گار
اپنی طرف کو دیکھنا میری طرف کو دیکھنا
سرکارِ کرم ہیں تخت نشیں پہلو میں ہیں چاروں ان کے قریں
بوبکرؓ عمرؓ عثمان و علی دربار کی شوکت کیا کہنا

ظلمت کی گھٹا برباد ہوئی منگتا کی طبیعت شاد ہوئی
اے ماہِ مدینہ دم سے تیرے قسمت کا ستارہ خوب بنا

ہاتھوں میں تیرے رہتی ہیں روضہ کی جالیاں
قاسمؔ عطا ہوا ہے یہ صدقہ درود کا

آپ نے انتہائی مشکل زمینوں میں بہت خوبصورت نعتیہ اشعار تحریر فرمائے ہیں۔

دم جو نکلے روضہ سرکار پر
ہو مجھے پھر اپنی قسمت پر گھمنڈ

کوئی نقصاں دو عالم میں نا پہنچے قاسمؔ
دل یہ کندا ہو اگر نامِ نبی کا تعویز

میرا دعویٰ ہے کہ محبوب کی صورت دیکھے
چاہنے والے کو ہو جائے جو چاہت خالص

ہو گئی روضۂ مولا یہ رسائی میری
کھل گئے خوبیٔ تقدیر سے تقدیر کے پیچ

روتے روتے میں اسی فکر میں سو جاتا ہوں
پھر دکھائیں مجھے سرکار کا روضہ آنسو

آپ نے حمد ونعت سلام ومناقب کوبصورت غزل مخمس، مسدس، قطعہ ورباعی کی صورت میں تحریر فرمایا ان کودیکھ کر بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کو اس زمانے میں رائج تمام اصناف سخن پر عبور حاصل تھا بلاشبہ آپ کا کلام عقیدت وشیفتگی کے حسن سے مالا مال ہے آپ کا کلام دیوان کی صورت میں پہلی مرتبہ ۱۹۲۱ء میں طبع ہوا اس کے بعد مختلف اوقات میں اہل سلسلہ مختلف علاقوں میں اسے کثیر تعداد میں شائع کرتے رہے اور اس بار یہ سعادت اس خادمِ خانقاہ عالیہ مصطفائی شریف (انڈیا) کو حاصل ہو رہی ہے میری یہ دعا ہے کہ میری یہ کاوش دربارِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاجی قاسم میاں علیہ رحمہ اور ان کے خلیفہ ومیرے پیر ومرشد فنافی الشیخ حضرت شمشاد میاں علیہ رحمہ کے صدقہ میں قبول ومنظور ہو جائے۔

محمد اسلم قاسمی مصطفائی فضلِ رحمانی

سجادہ نشین خانقاہ عالیہ مصطفائی شریف

بریلی، یوپی، بھارت

حمد شریف

میں عاصی ہوں مگر تو ہے بڑا غفار یا اللہ
کرم سے اپنے کردے میرا بیڑا پار یا اللہ

سما جائیں مرے دل میں محبت کے تیرے جلوے
جدھر دیکھوں نظر آئیں ترے انوار یا اللہ

رہوں تیری رضا پر میں ہمیشہ صابر و شاکر
نہ دے دنیا کا کوئی غم مجھے آزار یا اللہ

تمنائے دِلی یہ ہے جنابِ غوثِ اعظم کا
دِکھا دے پیارا پیارا روئے پُرانوار یا اللہ

تمنا ہے کہ اپنی زندگی میں دیکھ لوں پھر بھی
تیرے پیارے تیرے محبوب کا دربار یا اللہ

تیری رحمت نظر آئے کسی صورت اِن آنکھوں کو
میرے بگڑے ہوئے بن جائیں کاروبار یا اللہ

قدم بوسی میسر ہو ترے محبوب کی یارب
رہوں بن کر غلامِ سیّدِ ابرار یا اللہ

فقط اک تیری رحمت ہے مجھے جس کا سہارا ہے
وہ بیکس ہوں نہیں کوئی میرا غم خوار یا اللہ

تیرے دریائے رحمت میں ہو طغیانی پئے بخشش
ہو قاسم حشر میں جب حاضر دربار یا اللہ

حمد شریف

دَم بھر میں بے نوا کو سلطان کرنے والا
روشن ہمارا دین و ایمان کرنے والا

روزی کی فکر کیا ہو سلطانِ دو جہاں خود
ہے بے کسوں کا جملہ سامان کرے والا

اللہ مصطفٰے کے صدقے میں ہے ہمیشہ
بندوں پہ اپنے رحمت ہر آن کرنے والا

پہنچا مجھے الٰہی روضہ پہ مصطفےٰ کے
میں اپنے جان و دل ہوں قربان کرنے والا

آرام کیوں نہ پائے دنیا و آخرت میں!
دِل میں تجلیوں کا مہمان کرنے والا

مجرم جو مصطفےٰ کے دامن سے بندھ چکے ہیں
ان پر کرم ہے رب سبحان کرنے والا

قاسم کو دو جہاں میں کس بات کا خطر ہو
نام خدا ہے مشکل آسان کرنے والا

صلی اللہ علیہ وسلم

کرم سے غنچہ دل اک اشارے میں کھلا دینا
میری سوئی ہوئی تقدیر اے آقا جگا دینا

کرم کی چاندنی سے ظلمت عصیاں مٹا دینا
چمکتے چاند طیبہ کے میری بگڑی بنا دینا

وہ مجرم ہوں میرے اعمال بد سے کنج مرقد میں
اندھیری چھا رہی ہے تم رُخ زیبا دکھا دینا

زمانہ کے حوادث ہاتھ دھو کر پڑ گئے پیچھے
مددگار دو عالم یہ پریشانی مٹا دینا

مِقرُ ہے خود گناہوں کا تمہارا بندۂ درگاہ
بُرا تو ہے مگر رحمت سے اس کو بخشوا دینا

میں بے زر اور بے پر ہوں تمنا حاضری کی ہے
ذرا اے قافلے والو میری حالت سنا دینا

تصدق ہو کے جان پُر الم تن سے جدا ہو گی
گدا کو جاں کنی میں یا نبی صورت دکھا دینا

مثل مشہور ہے روتے ہوئے پر رحم آتا ہے
گناہ گاروں ذرا اعمال پر آنسو بہا دینا

گھڑی جب پرسش اعمال کی آئے قیامت میں
فرشتوں مجھ کو دامانِ پیمبر میں چھپا دینا

اگر بدقسمتی سے ہند میں جانِ حزیں نکلے
مدینہ کا کوئی کپڑا کفن ہی میں لگا دینا

مبدل عیش سے کرتے ہیں وہ ادنیٰ اشارے میں
مصیبت جب پڑے قاسم تو آقا کو سنا دینا

صلی اللہ علیہ وسلم

میں بندہ ہوں اے میرے آقا تمہارا
بھرا ہے میرے سر میں سودا تمہارا

خجل ہے گناہوں سے بندہ تمہارا
بھروسا ہے اے کل کے آقا تمہارا

یہ دل کی تمنا ہے یہ آرزو ہے
دکھائے خدا روئے زیبا تمہارا

تمہیں چھوڑ کر اے شہنشاہِ عالم
کہاں ہاتھ پھیلائے منگتا تمہارا

ملک حور و غلماں بشر جن و انساں
شب و روز پاتے ہیں صدقا تمہارا

فقیرو چلو مانگنے اُن کے در پر
اسی در سے ہو گا گزارا تمہارا

اسے ساتھ لے لیجئے حشر کے دِن
یہ قاسمؔ بھی ہے نام لیوا تمہارا

صلی اللہ علیہ وسلم

تھا شور زمیں سے تا بہ فلک سرکار ہمارا خوب بنا
معراج کی شب کہتے تھے ملک اللہ کا پیارا خوب بنا

محبوب بنایا حق نے تمہیں دیدار دکھایا اپنا تمہیں
وہ روئے منور صل علیٰ ہے پیارا پیارا خوب بنا

رحمت کی ہو شاہا اس پہ نظر حاضر ہے سوالی خستہ جگر
حسنین کا صدقہ بہر خدا، دو کام ہمارا خوب بنا

سرکار کرم سلطان حشم مختارِ دو عالم شاہ اُمم
اوصاف میں اس کا مثل نہیں کونین کا آقا خوب بنا

ظلمت کی گھٹا برباد ہوئی منگتا کی طبیعت شاد ہوئی
اے ماہِ مدینہ دم سے تیرے قسمت کا ستارا خوب بنا

بے خود ہیں ہمارے جان و جگر ہے دل میں تمہارے عشق کا گھر
سرکار تمہارے صدقہ میں ہے کام ہمارا خوب بنا

جب اس نے تصور تیرا کیا صورت میں کسی کی دیکھ لیا
قاسم کے دل مضطر میں جھلک آئی تو پکارا خوب بنا

صلی اللہ علیہ وسلم

خاص نظر سے مصطفیٰ میری طرف کو دیکھنا
آپ کا ہوں میں بے نوا میری طرف کو دیکھنا

گرچہ سیاہ کار ہوں سخت گناہ گار ہوں
پھر بھی گدا ہوں آپ کا میری طرف کو دیکھنا

آپ ہیں شاہِ ذی وقار اور میں ہوں گناہ گار
اپنی طرف کو دیکھنا میری طرف کو دیکھنا

دفن ہوں جب مزار میں فرق پڑے قرار میں
آل کا اپنی واسطہ میری طرف کو دیکھنا

حشر میں جب حساب ہو حال مرا خراب ہو
زینتِ عرشِ کبریا میری طرف کو دیکھنا

تن پہ یہ سر بھی بار ہے ظلمت غم سوار ہے
چاند مدینے کے ذرا میری طرف کو دیکھنا

نزع کا وقت آگیا خوف سے تھرتھرا گیا
ہادی و رہنما ذرا میری طرف کو دیکھنا

یاں تو ہے جان پر بنی نفس کو فکرِ رہزنی
شانِ کرم سے مجتبیٰ میری طرف کو دیکھنا

غم سے بہت تباہ ہوں قاسمؔ روسیاہ ہوں
آپ کا بندہ ہوں شہا میری طرف کو دیکھنا

صلی اللہ علیہ وسلم

تو نور بہار لم یزلی تیری عزت و قدرت کیا کہنا
تو واقفِ رازِ خفی و جلی تری جاہ و حشمت کیا کہنا

قرآن الٰہی نعت تری بیمثل زمانہ ذات تیری
سلطان جہاں مقبول زماں تری جاہ و ثروت کیا کہنا

خورشید بھکاری در کا تیرے خادم ہے قمر گھر بھر کا تیرے
حسنین کے نانا سچے نبی تیرے تاج کی شوکت کیا کہنا

قبضے میں تمہارے دونوں جہاں اور زیرِ نگیں سب کون و مکاں
تم حاکمِ وقت ہو صلِ علیٰ پھر راج و حکومت کیا کہنا

معراج ہوئی اور راج ملا دیدار ہوا اور تاج ملا
اے فخرِ عرب سلطان عجم تیری عزت و رفعت کیا کہنا

وہ شان ہے تیری صلِ علیٰ گونگوں کو زباں کر دی ہے عطا
پتھر ترا کلمہ پڑھنے لگے تیری شانِ رسالت کیا کہنا

نبیوں نے سنایا نام تیرا دیتے ہیں ولی پیغام تیرا
بجتی ہے بجے گی بجتی رہے تیرے نام کی نوبت کیا کہنا

سرکار کرم ہیں تخت نشیں پہلو میں ہیں چاروں ان کے قریں
بوبکر و عمر عثمان و علی دربار کی شوکت کیا کہنا

گو پاس نہیں کچھ زادِ سفر پھر بھی ہے بندھی ہمت کی کمر
چمکائے خدا تقدیر تیری اے شوق زیارت کیا کہنا

کیا عطر ملیں کپڑوں میں گدا ہے نام خدا وہ فیض تیرا
دل مہکے ہوئے ہیں خوشبو سے سرکار کی نکہت کیا کہنا

قاسمؔ بھی تمنائی ہے تیرا اے شان نبوت والی ضیاء
جس دل پہ پڑی پرنور کیا تیرے نور کی طلعت کیا کہنا

صلی اللہ علیہ وسلم

بزم خلوت میں بھی اُمت کا کہاں دھیان گیا
میرا دولہا شب معراج جو مہمان گیا

عشق محبوب ہی کافی ہے تسلی کے لیے
خوف کیا ہے جو گدا بے سروسامان گیا

عالم الغیب نے محبوب بنایا ہے حضور
علم غیب آپ پہ سو جان سے قربان گیا

بحر عصیاں کے تلاطم میں پھنسی ہے کشتی
المدد گیسوؤں والے تیرے قربان گیا

راہ سے رحمت خالق اسے لینے آئی
سبز گنبد کے نبی جو تیرا مہمان گیا

اتنی مجبوری ہے ہو جائے گی وعدہ شکنی
پوچھ دیتے ابھی منکر سے کہ اب مان گیا

کوئی ہے کوئی ہوا ہے کوئی ہو گا ایسا
دونوں عالم میں ہو جس تاج کا فرمان گیا

طیبہ والے سے کہو لاج تیرے ہاتھ میں ہے
آج پالے ہوئے کا مرتبہ شان گیا

اُس کی تعظیم کو سب عرشی و فرشی آئے
قاسم ان کا سگِ در بن کے جو انسان گیا

صلی اللہ علیہ وسلم

وردِ زباں ہے جس کے وظیفا درود کا
روز جزا وہ پائے گا سہرا درود کا

محشر میں پیش کر کے کہوں گا قبول ہو
یا شاہِ دیں میں لایا ہوں تحفہ درود کا

دونوں جہاں میں پھولے پھلے گا یقین ہے
سینچا ہوا ہے باغِ تمنا درود کا

محفوظ رنج و فکر سے دونوں جہاں میں ہے
دل سے نبی پہ بھیجنے والا درود کا

تاریک دل نے جان مصیبت میں ڈالی ہے
یا مصطفیٰ کرو تو اُجالا درود کا

سرکار تخت و تاج جو تشریف لاتے ہیں
درباریوں میں ہوتا ہے نعرا درود کا

ستر ہزار روضۂ سرکار پہ ملک
ہر روز لے کے آتے ہیں تحفا درود کا

مقبول بارگاہ ہے پڑھتا ہے جو اُسے
صل علیٰ بلند ہے پایا درود کا

ہاتھوں میں تیرے رہتی ہیں روضہ کی جالیاں
قاسم عطاء ہوا ہے یہ صدقا درود کا

مخمس برغزل جناب مولانا شاہ محمد شفیع صاحب ناصر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
مزار در مسجد نو محلّہ بریلی شریف

وہ جذب شوق تھا پیارے تمہارے حسن کامل کا
سراسر حال ابتر ہو رہا تھا نیم بسمل کا
جو پروانوں پہ پرتو پڑ رہا تھا شمع محفل کا
کسی گل نے نہ دیکھا رنگ جذبِ الفت دل کا
مرے نالوں پہ کیوں دھوکا ہے گلبانگ عنادل کا

کسی پر ناز ہے میں اس لیے نازاں ہوں قسمت پر
مٹا بیٹھا ہوں جان و دل سے میں اس کی ملاحت پر
نہ جاؤ زاہدوں مجھ بے نوا کی حسن صورت پر
تم آؤ شمع رو پروانہ بنکر شمع تربت پر
مزا ایسا دکھا دوں بعد مردن سوزشِ دل کا

یہ ممکن تھا نہ جلتا پھر کسی کے صبر کا خرمن
وہ آ بیٹھے تماشہ دیکھنے کو جب سر چلمن
تو پیدا ہو گیا دل میں خیال آمد و رفتن
کیا پاس نزاکت نے سبک کیا کیا دم کشتن
گراں جانی ہماری بار ہے بازوئے قاتل کا

نظر بھر کر جو دیکھا ان کی شانِ دل ربائی کو
بھلایا دل سے عشاقوں نے رنگ بے وفائی کو
خدا نے ایسی قدرت دی ہے ذاتِ مصطفائی کو
جو دیکھا آئینہ توڑا طلسم خودنمائی کو
تماشا خوب دیکھا آپ نے مد مقابل کا

ذرا گہری نظر سے دیکھ ہے ہر سلسلہ واحد
بھلائی کے لیے کہتا ہوں میں تیری خدا شاہد
درِ پیرمغاں پر بے خودی میں جا کے ہو ساجد
خیال تسبیح و زنّار دل سے دور کر زاہد
ملا دے کفر و دیں سے رشتہ قرب و بعد منزل کا

فدا رہ جان و دل سے تاج والے کی شریعت پر
خبرداری ہمیشہ چاہئے لیکن حقیقت پر
زمانہ کی ہوا کو دیکھ کر گرنا نہ کثرت پر
نقاط دائرہ بن کر تو رہ مرکز کی وحدت پر
کہ جو ہے بُعد منزل کا وہی ہے قرب منزل کا

ہویدا کرتے جاتے ہیں جو کچھ راز نہانی ہے
کچھ اس درجہ کسی کی عاشقوں پر مہربانی ہے

دل و جاں لے چکے پھر بھی ہوائے میہمانی ہے
دہانِ زخم سے پیہم صدائے سرگرانی ہے
پسِ کشتن بھی باقی ہے تقاضا تیغ قاتل کا

علوم غیب کا اللہ سے بحر رواں پایا
یہ پایا تم نے حق سے اے شہ کون و مکاں پایا
ہوئے جب لاپتہ عشاق اُن کا آستاں پایا
مکاں کو لامکاں پایا نشاں کو بے نشاں پایا
کھلا یہ منزل عرفاں پہ جا کر عقدہ مشکل کا

اب اٹھنا چاہئے سرکار ان آنکھوں سے پردے کا
کھلے گا اس طرح سے حال ان پردوں میں پردے کا
سمجھنا چاہئے کامل سے یہ نکتا ہے پردے کا
نگاہ یاس ہی اک تار ہے غفلت کے پردے کا
کدورت دل کی رنگ آئینہ ہے روئے قاتل کا

تیرا جلوہ نظر کے سامنے ہو پھر تو ہی تو ہے
کہ جیسے سبزۂ قدرت نکل آتا لب جُو ہے
ترے مستانے کو ہر شے میں آجاتی تیری بو ہے
وہ جس کو شور کہتے ہیں تیرے دیوانوں کی ہو ہے
وہ غوغائے قیامت شور ہے بانگ سلاسل کا

تمنائی کو تیرے خواہشِ نظارہ باقی ہے
عطاء ہو بھیک پیارے در پہ اک بے چارہ باقی ہے
ادھر کو دیکھ اے داتا یہ غم کا مارا باقی ہے
ابھی دل میں بہت کچھ حسرتِ نظارہ باقی ہے
یہ کہتا ہے دم کُشتن پھڑکنا چشم بسمل کا

دوئی کے رنگ کو پہلے مٹا کر بن دُر یکتا
تو پھر چشم بصیرت کی نظر سے دیکھنا جلوہ
شناور تجھ کو لازم ہے کہ دھولے قلب کا میلا
انا مجنوں کجا تارِ نفس سے سن انا لیلیٰ
تیری آنکھوں کا پردہ قیس ہے خود پردہ محمل کا

تھکے پاؤں مسافر اب تو چلنے سے ہوا قاصر
تصدق تم پہ فرما دو کہ ہم ہیں حافظ و ناصر
بڑے پردے کی قاسم بات کہہ دی خلق کی خاطر
بچا لوثِ گنہ سے زندگی کو اپنی اے ناصر
یہ ناقہ بارکش ہے روح کی پاکیزہ محمل کا

مسدس نعتیہ بر شعر زیب النساء مخفی
دختر سیدنا مولانا شاہ عالمگیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ

وہ خستہ دل ہوں چین نہ پایا کبھی ذرا
مرنے کے بعد ساتھ گیا عشق مصطفیٰ
تیجے کے روز کان سے احباب نے سنا
کوئی زبانِ حال سے دیتا ہے یہ صدا
آہستہ برگِ گل بفشاں بر مزار ما
بس نازک ست شیشۂ دل درکنار ما

مرنے کے بعد نعت کا پاؤں گا میں صِلا
ہوگا ملائکہ کو یہ فرمانِ کبریا
بھر آؤ اس کا پھولوں سے دامانِ مدعا
تب یہ کروں گا عرض فرشتوں سے میں ذرا
آہستہ بر گل بفشاں بر مزارِ ما

دربار مصطفیٰ سے ہو صدقہ مجھے عطاء
خوشبو حضور پاک کی لے کر چلے ہوا
بارش ہو گل کی، نور کی ہونے لگے ضیا

اس دم کہوں میں قبر کے اندر سے اے صبا
آہستہ برگ گل بفشاں بر مزارِ ما

گانے لگے جو طوطیٔ خوش لہجہ دوں صدا
خاموش باش موت کا میں چکھ چکا مزا
افسوس اس کے صدمہ نے مجروح کر دیا
اے بلبل بہار ابد ساز خوش نوا
آہستہ برگ گل بفشاں بر مزارِ ما

پھولوں کے ہار لے کے جو آئیں ملائکہ
ہو قصد ڈالنے کا تو پیدا ہو یہ صدا
تکلیف ہو گی اس کو اگر زور سے چھوا
یہ قبر مثلِ جسم کے ہے بہر مصطفٰے
آہستہ برگ گل بفشاں بر مزارِ ما

صدمہ سے جاں کنی کے نہیں ہوش ہیں بجا
پڑھتے ہیں پھول جوش میں آ نعت مصطفٰے
ملحوظ ہے ادب شہ عالی مقام کا
تکلیف کی گھڑی ہے یہ اے میرے اقربا
آہستہ برگ گل بفشاں بر مزارِ ما

ابرِ کرم حضور نبی کریم کا!

قاسم تمہاری قبر پہ جب گھر کے آئے گا

مدحت کے پھول برسیں گے بارش سے جندا

اس وقت یہ نہ کہنا کہ اللہ اسے سما

آہستہ برگ گل بفشاں بر مزار ما

منقبت درشان سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نہیں کوئی بھی ہم پایا ہے فاروقی عدالت کا
جہاں میں آج تک شہرا ہے فاروقی عدالت کا

زمیں نے حکم سے تھرا کے اگلا دودھ دم بھر میں
سمجھتی تھی وہ جو رتبا ہے فاروقی عدالت کا

عمر کی شان اللہ و غنی اک شان عالی ہے
اسی سے مرتبا بالا ہے فاروقی عدالت کا

ابد تک جو کبھی منسوخ ہونے کا نہیں ہرگز
کچھ ایسا فیصلہ بالا ہے فاروقی عدالت کا

وہ منصف حکمراں ہے اس کا جو رکن شریعت ہے
زمانہ چاہنے والا ہے فاروقی عدالت کا

وحی آتی تھی اکثر جس کی مرضی کے مطابق میں
وہی تو سلطنت والا ہے فاروقی عدالت کا

امیروں سے کہیں بڑھ کر رئیسوں سے کہیں اعلیٰ
یہ قاسم مانگنے والا ہے فاروقی عدالت کا

منقبت در شان سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کہتے ہیں سخاوت جسے حصا ہے غنی کا
محبوب خدا مالک و مولا ہے غنی کا

محروم کوئی مانگنے والا نہیں دیکھنا
واللہ سدا جوش پہ دریا ہے غنی کا

سرکار مجھے بھیک دو عالم میں عطا ہو
مولیٰ نے لقب آپ کو بخشا ہے غنی کا

محبوب کا ہر دوست محبّ کو بھی ہے محبوب
اللہ بھی یوں چاہنے والا ہے غنی کا

اس گھر میں کمی کا کبھی ہونا نہیں ممکن
جو مالک دولت ہے وہ آقا ہے غنی کا

پھیلاتا ہے کیوں ہاتھ گدا خلق کے آگے
کیا تو نے ابھی در نہیں دیکھا ہے غنی کا

مدفون ہیں جو بیچ میں سرکار و غنی کے
وہ سارے بہشتی ہیں یہ صدقا ہے غنی کا

یارب میری آنکھیں ہوں دو عالم میں نہ نیچی
ان آنکھوں نے در شوق سے دیکھا ہے غنی کا

کچھ اور نہ سمجھو فقط اتنا ہی سمجھ لو
قاسم جسے کہتے ہیں وہ کتّا ہے غنی کا

منقبت در شان سیدنا مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تم آفتاب اولیاء مولیٰ علی مشکل کشا
تم تاج تاج الاصفیاء مولیٰ علی مشکل کشا

تم بحر غم کے ناخدا مولیٰ علی مشکل کشا
تم باب مقبول الدعا مولیٰ علی مشکل کشا

تم ہادیٔ راہِ یقیں اور تم امام الواصلین
تم مظہر نور خدا مولیٰ علی مشکل کشا

تم پیشوائے اولیا تم تاج جملہ اتقیاء
تم سالک راہ بقا مولیٰ علی مشکل کشا

تم جانشین مصطفٰے جدِّ شہ غوث الوراء
تم جان جملہ اولیاء مولیٰ علی مشکل کشا

زینہ در محبوب کے مقصود ہر مطلوب کے
حاجت روائے ہر گدا مولیٰ علی مشکل کشا

سردار اپنے وقت کے حاکم ہو تاج وتخت کے
سرتاج خاصانِ خدا مولیٰ علی مشکل کشا

للہ دیدیجئے اماں سر پر ہے فوجِ دشمناں
فریاد یا شیر خدا مولیٰ علی مشکل کشا

تم ہو وہی جس کا نکاح تھا عرش پر باندھا گیا
دامادِ ختم الانبیاء مولیٰ علی مشکل کشا

جو آپ کا قائل نہیں جو آپ پر مائل نہیں
ہرگز نہیں وہ باخدا مولیٰ علی مشکل کشا

دشمن ہے وہ اللہ کا منکر رسول اللہ کا
جو کوئی تم سے پھر گیا مولیٰ علی مشکل کشا

شاہا تمہارا راج ہے دشمن کا گھر تاراج ہے
ہو نائب خیرالوریٰ مولی علی مشکل کشا

صدیق پر فاروق پر عثمان پر اور آپ پر
قاسم ہے چاروں پر فدا مولیٰ علی مشکل کشا

صلی اللہ علیہ وسلم

پرسش اعمال پہ ہوں لاجواب
لو خبر اب بن نہیں پڑتا حساب

کچھ نہ لے مجرم سے محشر میں حساب
بخش دے اے شانِ رحمت بے حساب

انبیاء پر آپ کا سایہ ہے یوں
جس طرح تاروں پہ عکس آفتاب

منتشر کرتی ہے استقلال کو
حبِّ دنیا ہو ترا خانہ خراب

اے جھلکتے چاند دلِ پُرنور ہو
نفس دکھلائے نہ راہِ ناصواب

عفو فرما دیجئے جرم و قصور
کوئی بھی اپنوں سے لیتا ہے حساب

مرتے دم تک محو نظارہ رہیں
دور کر دو دل کی آنکھوں سے حجاب

ناخدائے حشر استمداد ہو!
بحر عصیاں میں ہے اونچا سر سے آب

جا کے روضہ پر یہ کہہ دیتا کوئی!
ہجر میں قاسمؔ کی حالت ہے خراب

صلی اللہ علیہ وسلم

یا نبی شاہِ دوسرا ہیں آپ
اور محبوب کبریا ہیں آپ

اس سے آنکھیں نہ کیسے روشن ہوں
سبز گنبد کی جب فضا ہیں آپ

پیاری پیاری نظر سے دل پہ نظر
کیجئے برسر عطا ہیں آپ

دونوں عالم پہ آپ کا قبضہ
بزم کونین کی بنا ہیں آپ

کیجئے موتیوں سے پُر دامن
بحر وحدت کے آشنا ہیں آپ

اندھی آنکھوں کو کیا نظر آئے
انبیاء جانتے ہیں کیا ہیں آپ

ہم کو خلد بریں سے کیا مطلب
ہم فقیروں کا مدعا ہیں آپ

قصد کر دل عرب کے چلنے کا
بھولے بھٹکوں کے رہنما ہیں آپ

حشر کے غم سے ہے نڈر قاسمؔ
جانتا ہے کہ پیشوا ہیں آپ

صلی اللہ علیہ وسلم

آنے والا ہے مدینہ کا قمر آج کی رات
رشک فردوس نہ کیوں ہو میرا گھر آج کی رات

ہے ادھر آمد سرور کی خبر آج کی رات
کھل گیا میری دعاؤں کا اثر آج کی رات

دھو دیا دفتر عصیاں میرا دم بھر میں تمام
کیا ہی برسات بنے دیدۂ تر آج کی رات

عاصیو خلد کا مژدہ ہو مبارک تم کو
باندھتے ہیں وہ شفاعت پہ کمر آج کی رات

حق تعالیٰ بھی ہے آقا بھی ہیں معراج کی شب
مل ہی جائے گا جو مانگے گا اگر آج کی رات

آنکھ روتی ہے جو دیدار پیمبر کے لئے
اشک کی جا پہ نکلتے ہیں گہر آج کی رات

مجھ گناہ گار کی مرقد میں نہ سختی سے کٹے
رحمت شاہ تو ہو میری سپر آج کی رات

قصد رضواں نے کیا ہے کہ میں تحفہ بھیجوں
کلیاں کھل کھل کے بنی ہیں گل تر آج کی رات

بعد مدت کے حضوری میں گیا ہے قاسمؔ
یا الٰہی نہ بنے جلد سحر آج کی رات

صلی اللہ علیہ وسلم

مانگنے سے پہلے مل جاتا ہے کیوں ہو دل اوچاٹ
دینے والے ہو نہیں سکتا تیرا سائل اچاٹ

تیرے گھر سے فیض پاتے ہیں سدا حسن و جمال
حسن والے ہو تو کیسے ہو تیرا مائل اوچاٹ

طالب دنیا کا کم دیکھا گیا صدقِ مقال
پڑھتے پڑھتے ہو گئے ہیں سیکڑوں عامل اوچاٹ

چلتے چلتے راہ کا ایک دن پتا لگ جائے گا
تو طبیعت کو نہ اپنی رہرہ منزل اوچاٹ

اس گل خوبی کی آمد میں جو عرصہ لگ گیا
ہو گئی ہے آج تو محفل کی سب محفل اوچاٹ

آج شاید اس رُخ زیبا سے پردہ اُٹھ گیا
بھاگتا پھرتا ہے کیوں ہو کر مہ کامل اوچاٹ

اپنے منہ سے کچھ کہو قاسمؔ تمہیں کیا ہو گیا
کیوں طبیعت آج کل بیکل ہے کیوں ہے دل اوچاٹ

صلی اللہ علیہ وسلم

الغیاث اے شاہ والا الغیاث
اے حبیب حق تعالیٰ الغیاث

دشمنوں کے خوب حملے ہو چکے
اے مدینے والے آقا الغیاث

عفو کر دو میرے جرموں کو شہا
بندۂ در ہوں تمہارا الغیاث

میں اکیلا اور دشمن بے شمار
ہے مدد کا وقت آقا الغیاث

ہو کے پانی جس سے بہہ جائیں گناہ
جوش پر آئے وہ دریا الغیاث

جس سے ہو سرسبز نخلِ مدعا
ہاں برس جائے وہ جھالا الغیاث

آپ کے قاسم کا دل بے چین ہے
بے کسوں کے چارہ فرما الغیاث

صلی اللہ علیہ وسلم

بھول جائے ابھی دم بھر میں چمکنا سورج
دیکھ پائے جو میرے شاہ کا تلوا سورج

آج تو دیجئے کچھ حُسن کی اپنی خیرات
کیجئے دل کو میرے شاہ مدینا سورج

ذات میں تیری حقیقت کا تماشا دیکھا
دم قدم سے تیرے اسلام کا چمکا سورج

عکس پڑتا ہے تو پھولوں میں مہک آتی ہے
پا گیا ہے رُخ زیبا کا پسینا سورج

ہو گئی ان کی ضیاء اس کے چمکنے سے غروب
انبیاء سب ہیں ستارے میرے دولہا سورج

طیبہ والے کی چمک سے میرا گھر ہے روشن
مجھ کو درکار نہیں تیرا اُجالا سورج

حسن والے جو تیرے رُخ پہ نظر پڑتی ہے
نظر آتا ہے اسے دور کا تارا سورج

ہو چکا ہو جو ازل سے رُخ جاناں پہ فدا
کیا بچے اس کی نظر میں یہ چمکتا سورج

دل کا مالک ہے وہی جس کے قدم سے قاسم
شب معراج بنا عرش معلےٰ سورج

صلی اللہ علیہ وسلم

دل کو بھائے ہیں کسی زلف گرہ گیر کے پیچ
سر میں سودا ہے میرے پاؤں میں زنجیر کے پیچ

ناصحا تیری نصیحت ہو مبارک تجھ کو
کون سمجھے تیرے الجھی ہوئی تقریر کے پیچ

روضہ شاہ پہ کہنا میری جانب سے صبا
آ کے سلجھایئے الجھے ہوئے تقدیر کے پیچ

ہو گئی روضۂ مولیٰ پہ رسائی میری
کھل گئے خوبیٔ تقدیر سے تقدیر کے پیچ

سفرِ راہِ مدینہ مجھے پھر پیش آئے
پھر کھلیں جلد الٰہی میری تقدیر کے پیچ

نفس نے اس کو کسی کام کا رکھا ہی نہیں
جس پہ بھولے سے چلے اس بتِ بے پیر کے پیچ

اس میں پھنس کر رہِ دیں بھول گئے ہیں لاکھوں
قاسم اچھے نہیں یہ دولت و جاگیر کے پیچ

صلی اللہ علیہ وسلم

پھر بھی درِ نبی پہ گزر ہو کسی طرح
شامِ فراق جلد سحر ہو کسی طرح

جلوے بسیں تمہارے وہ سینہ فراخ ہو
دیکھا کروں تمہیں وہ نظر ہو کسی طرح

جو لطف دِل کو راہِ عرب میں نصیب تھا
مولیٰ وہ پھر بھی پیش نظر ہو کسی طرح

دل کی یہ آرزو ہے وہ مہمان ہوں کبھی
آنکھیں بچھاؤں ان کا گزر ہو کسی طرح

ہاتھوں سے اس کے جان مصیبت میں پڑ گئی
شاہا یہ نفس شہر بدر ہو کسی طرح

طیبہ میں یاد آئے وطن کی نہ بھول کر
پتھر کا یا نبی یہ جگر ہو کسی طرح

مدفن بنے بقیع تمہارے غلام کا
سرکار اس دُعا میں اثر ہو کسی طرح

یارب تجھے نبی کے نواسوں کا واسطہ
ایمان سے گدا کا سفر ہو کسی طرح

دولہا ہیں شاہ خلد دلہن امتی برات
قاسمؔ یہ عاصیوں کو خبر ہو کسی طرح

صلی اللہ علیہ وسلم

ہو اِدھر کو جو مصطفیٰ کا رُخ
پھرے بگڑی ہوئی ہوا کا رُخ

انکے گیسو میری مدد پہ ہیں
کیا کرے گا کسی بلا کا رُخ

جاں کنی میں تمہارے در کی طرف
پھر گیا کشتۂ ادا کا رُخ

دونوں عالم ہیں اس کے پروانے
شمع ہے میرے مصطفیٰ کا رُخ

اُن کی آمد کی اُڑ رہی ہے خبر
اوج پر ہے میری دُعا کا رُخ

جو کوئی مانگتا ہے دیتے ہیں
وہ نہیں دیکھتے گدا کا رُخ

ساقیا لا شرابِ خاص کا جام
نظر آتا ہے کچھ گھٹا کا رُخ

حشر میں عاصیوں کو عید ہوئی
دیکھ کر رحمتِ خدا کا رُخ

وہ جدھر چاہیں پھیر دیں قاسم
ان کے قبضہ میں ہے ہوا کا رُخ

صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں دین کے پیشوا محمد ﷺ
گمراہوں کے رہنما محمد ﷺ

جس نے کہ تمہارے در کو پایا
اللہ سے وہ ملا محمد ﷺ

مقبول دُعا ہو جو تمہارا
لائے کوئی واسطا محمد ﷺ

محشر میں نہ ہوں ذلیل و رسوا
یہ ہے میری التجا محمد ﷺ

مختار ہے تو خدا کے گھر کا
عالم ہے تیرا گدا محمد ﷺ

ہر وقت نصیب ہو حضوری
مقبول ہو یہ دُعا محمد ﷺ

میں کیا ہوں تمام انبیاء کو
ہے آپ کا آسرا محمد ﷺ

دیکھو تو تمہیں پکارتا ہے
مشکل میں کوئی گدا محمد ﷺ

دشمن کو ہو اس کے حشر کا ڈر
قاسم کے ہیں پیشوا محمد ﷺ

صلی اللہ علیہ وسلم

مشکل کشا ہے نام محمد ﷺ
دل کی جلا ہے نام محمد ﷺ

نار سقر سے آزاد ہے وہ
جس نے لیا ہے نام محمد ﷺ

اس دل میں کوئی کیسے سمائے
جس میں بسا ہے نام محمد ﷺ

مومن کے دل میں عرش بریں پر
لکھا ہوا ہے نام محمد ﷺ

غرقاب کیوں ہو میرا سفینہ
جب ناخدا ہے نام محمد ﷺ

خادم کے سر پر دونوں جہاں میں
سایہ تیرا ہے نام محمد ﷺ

قاسمؔ کو خطرہ محشر کا کیا ہو
جب پیشوا ہے نام محمد ﷺ

صلی اللہ علیہ وسلم

زاہدوں کو زہد و طاعت پر گھمنڈ
ہے گدا کو ان کی رحمت پر گھمنڈ

حشر کے دن منہ سے ماری جائے گی
ہو گیا جس کو عبادت پر گھمنڈ

دم جو نکلے روضہ سرکار پر
ہو مجھے پھر اپنی قسمت پر گھمنڈ

دیکھ لو قارون و کسریٰ کیا ہوئے
رائیگاں ہے شان و شوکت پر گھمنڈ

چل بسا دارا، اُٹھا دنیا سے جم
چار دن کی کیا حکومت پر گھمنڈ

خاک میں مل جائیں گے حسن و شباب
حسن والو کیوں ہے صورت پر گھمنڈ

قاسمؔ ان کے دم پہ نازاں ہے فقط
ہو گا جس کو ہو گا طاعت پر گھمنڈ

صلی اللہ علیہ وسلم

گزرے جس راہ سے وہ سید ذیشاں ہو کر
قدمِ پاک سے مہکی وہ گلستاں ہو کر

خود بخود آئیں گے تسکین کے ساماں ہو کر
اُن کے کوچے میں گزر اے دِل نالاں ہو کر

آمدِ سرورِ ذی جاہ سے شاداں ہو کر
رہ گیا خانہ غم بزم چراغاں ہو کر

دیکھئے کب میں زیارت کو چلوں آقا کی
چاک دِل، چاک جگر، چاک گریباں ہو کر

غم کی گھنگھور گھٹا چھائی ہوئی ہے ہر سُو
کو کسی راہ سے نکلیں میرے ارماں ہو کر

میں گناہ گار ہوں اور تم ہو شفیعِ محشر
مجھ کو اور خوفِ سقر تم سا نگہباں ہو کر

قاسمِ خستہ حضور آئے اگر نزع کے وقت
جان نکلے گی میری آپ پہ قرباں ہو کر

صلی اللہ علیہ وسلم

تیرا رتبہ ہے نبیوں سے برتر میرے سرکار محبوب داور
تجھ سے شمس و قمر ہیں منور میرے سرکار محبوب داور

ساری خلقت سے رُتبہ میں بالا خاص درگاہ باری تعالیٰ
تیرے جلوے سے عالم منور میرے سرکار محبوب داور

باوضو باادب نعت عالی پڑھتی ہیں بلبلیں ڈالی ڈالی
باغ وحدت کے تم ہو گل تر ، میرے سرکار محبوبِ داور

پرتو افگن ہے شان جمالی دونوں عالم کی تم سے اُجالی
عرش حق کے ہو تم مہر انور میرے سرکار محبوبِ داور

غم کا مارا ہے در پر سوالی دیدو مولیٰ خدارا بحالی
جز تمہارے نہیں کوئی یاور میرے سرکار محبوبِ داور

نام والا کا پا کر سہارا ڈوبتے اچھلے پایا کنارا
کشتیٔ نوح طوفاں سے ابتر میرے سرکار محبوبِ داور

تو نے ہر وقت بگڑی بنائی تیرے صدقہ میں منہ مانگی پائی
تجھ پہ قربان عالم کے سرور میرے سرکار محبوبِ داور

یہ تو مانا کہ سب سے بُرا ہوں پھر بھی میں تیرے در کا گدا ہوں
ناز ہے مجھ کو تیرے کرم پر میرے سرکار محبوبِ داور

حشر میں ہو نہ خفت اُٹھانی پھیرنا اپنی رحمت کا پانی
جب کھلے میرے عصیاں کا دفتر میرے سرکار محبوبِ داور

موت کا ہے جبیں پر پسینہ دل میں شوق لقائے مدینہ
روح جلوے سے کر دو معطر میرے سرکار محبوبِ داور

فرد عصیاں جو قاسم دکھائے حکم دینا کہ جنت کو جائے
ہو نہ ذلت اُسے روزِ محشر، میرے سرکار محبوب داور

❖❖❖❖❖

مخمس برغزل مجدّدِ اعظم اعلیٰ حضرت
شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

جز تیرے ہے نہ کوئی ہوا خواہ لے خبر
نفس لعیں ہے دشمن و بدخواہ لے خبر
آفت میں ہے تیرا سگ درگاہ لے خبر
اے شافع امم شہ ذی جاہ لے خبر
اللہ لے خبر میری اللہ لے خبر

کہنا خدا کے واسطے طیبہ میں کوئی جا
آنکھوں میں پھر رہا ہے مصیبت کا سامنا
نیرنگیاں دکھاتی ہے بدلی ہوئی ہوا
دریا کا جوش ناؤ نہ بیڑا نہ ناخدا
میں ڈوبا تو کہاں ہے میرے شاہ لے خبر

اس بے کسی کے وقت میں درکار ہے مدد
مانا زمانے بھر میں نہیں کوئی مجھ سا بد

مرقد کا خوف اور نہ عصیاں کی کوئی حد
منزل کڑی ہے رات اندھیری میں نابلد
اے خضر لے خبر میری اے ماہ لے خبر

اللہ رے اضطراب کہ دم ہے گُھٹا ہوا
پیغام بر بناتا ہوں میں تجھ کو اے صبا
کرنا یہ میری عرض در مصطفٰے پہ جا
پہونچے پہنچنے والے تو منزل مگر شہا
ان کی جو تھک کے بیٹھے سر راہ لے خبر

شیطاں اُدھر بدی پہ اِدھر نفس میں غریب
دونوں کے بیچ میں ہے میرا حال دل عجیب
ڈر ہے کہ سو نہ جائے چمکتا ہوا نصیب
جنگل درندوں کا ہے میں بے یار شب قریب
گھیرے ہیں چار سمت سے بدخواہ لے خبر

مجرم ہوں مجھ کو اپنے گناہوں سے ہے ہراس
شرمندگی سے چوُر ہوں ٹوٹی ہوئی ہے آس
پہلو میں دل کہاں ہیں میرے باختہ حواس
منزل نئی عزیز جدا لوگ ناشناس
ٹوٹا ہے کوہ غم میں پرکاہ لے خبر

مرقد میں رہ گیا ہے اکیلا کوئی غریب
بارگناہ لاد کے لایا ہے بدنصیب
منکر نکیر کی گھڑی آ پہونچی ہے قریب
وہ سختیاں سوال کی وہ صورتیں مہیب
اے غمزدوں کے حال سے آ گاہ لے خبر
محبوب حق ہے تو نے مراتب وہ پائے ہیں
ہاں تیرے در پہ شاہ و گدا سر جھکائے ہیں
شان کرم نے سیکڑوں جلتے بجائے ہیں
مجرم کو بارگاہِ عدالت میں لائے ہیں
تکتا ہے بے کسی میں تیری راہ لے خبر
پیارے تم ہی کو غم کی کہانی سنائیں گے
سو بار مانگنے درِ اقدس پہ آئیں گے
بگڑی ہوئی حضور کرم سے بنائیں گے
اہل عمل کو انکے عمل کام آئیں گے
میرا ہے کون تیرے سوا آہ لے خبر
باد صبا خیال رہے یہ تجھے ضرور
سرکار دو جہاں سے یہ کہنا کہ اے حضور

پاؤں میں کانٹے سوکھی زباں دل ہے ناصبور
پُرخار راہ برہنہ پا تشنہ آب دور
مولیٰ پڑی ہے آفت جاں کاہ لے خبر

قاسم زباں کو روک کہ ہے یہ ادب کی جا
دنیا میں آج جس کا ہے جھنڈا گڑا ہوا
کر غور ایسا شخص یہ کہتا ہے برملا
مانا کہ سخت مجرم و ناکارہ ہے رضا
تیرا ہی تو ہے بندہ درگاہ لے خبر

صلی اللہ علیہ وسلم

سالک راہِ طریقت راستہ سیدھا نہ چھوڑ
پار ہو جائے گا بیڑا دامنِ مولیٰ نہ چھوڑ

ان سے پایا جس نے پایا جو ملا ان سے ملا
مالک کونین ہیں یہ انکا دروازہ نہ چھوڑ

شوق دل سے چھانتا رہ خاک ان گلیوں کی روز
خلد مل جائے گی اس سے دیکھ یہ کوچا نہ چھوڑ

جس کے دینے پر ٹلے گھر نعمتوں سے بھر دیا
رحم آئے گا کبھی دربار شاہانا نہ چھوڑ

ہوش میں آئے تو رکھ ان کی شریعت کا لحاظ
بے خودی میں اے دِل ناداں کوئی سجدا نہ چھوڑ

ان کی اُلفت جب نہیں باطل ہیں سب روزہ نماز
جس پہ کعبہ ہے تصدق دیکھ وہ قبلہ نہ چھوڑ

مجرم ان کے ہیں شفاعت ان کی خالق ان کا ہے
ناخدائے حشر ہیں وہ آسرا ان کا نہ چھوڑ

اصل انکی ذات ہے باقی ہیں سب کے سب فروع
جس کے چشمے ہیں ولی اے دل تو وہ دریا نہ چھوڑ

قاسمؔ ان کے سامنے روضہ پہ دم نکلے تیرا
وقت آخر آگا ہے اب درد والا نہ چھوڑ

صلی اللہ علیہ وسلم

روضہ شاہ کا بازو پہ ہے نقشا تعویذ
جگمگا جائے نہ کیوں میری لحد کا تعویذ

عشق کے جن پہ کبھی اس کا اثر ہی نہ پڑا
عاملوں نے کیا دل کھول کے گنڈا تعویذ

سبز گنبد کے نبی جو تیرا پرتو پڑ جائے
ابھی ہو جائے میرے دل کا سنہرا تعویذ

وجد میں آن کے سجدے میں گرے لوح و قلم
عرش پہ نام محمد کا جو لکھا تعویذ

مجھ سے مجرم کو شفاعت کی سند مل جائے
ہاتھ سے کر دے اگر فخر مسیحا تعویذ

ساتھ میں اپنے اُڑا کر مجھے طیبہ لے جائے
کوئی لکھ دے مجھے اس شان کا سچا تعویذ

انبیاء چومتے تھے عرش کو معراج کی شب
قدم شہ سے بنا تھا وہ جھلکتا تعویذ

دونوں عالم میں مصیبت سے بچانے کے لیے
میری گردن میں محبت کا ہے گنڈا تعویذ

کوئی نقصان دو عالم میں نہ پہنچے قاسم
دل پہ گنڈا ہو اگر نام نبی کا تعویذ

پہلے پڑھو درود کہ پائے جلا نماز
کیونکر قبول پھر نہ ہو پیش خدا نماز

عشاق میں تو حاضر و غائب کی ہے صفت
کعبہ میں جا کے روز بچھاتے ہیں جا نماز

ہوتی ہے محویت انھیں کچھ سوجھتا نہیں
پڑھتے ہیں جب کسی کے شہید ادا نماز

معراجِ مصطفےٰ میں نہ ہوتی اگر یہ فرض
معراجِ مومنیں نہ بناتا خدا نماز

وسواس آ رہے ہیں نمازوں میں روز و شب
احساں ہے جو قبول کرو میری کیا نماز

جس کا سرا ہو عرش بریں سے ملا ہوا
مولیٰ مری لحد میں بچھی ہو وہ جا نماز

ہوتی ہے اولیاء کو حضوری نماز میں
واللہ راہ دین کی ہے پیشوا نماز

یہ اپنے پڑھنے والے کو رکھتی ہے پاک صاف
بے شک بنی ہے مخزن صدق و صفا نماز

نکلے جو دم مزارِ مقدس کے سامنے
قاسم پڑھائیں تیری حبیب خدا نماز

صلی اللہ علیہ وسلم

کرتا ہے عرض حال جو خیرالورا کے پاس
جاتے ہیں اس کو لے کے ملائک خدا کے پاس

اعمال کوئی نیک نہیں مجھ گدا کے پاس
مدفن بنائیو میرا شیر خدا کے پاس

مجرم کی لاج آپ کے ہاتھوں میں ہے حضور
جا کر کہوں گا شافع روزِ جزا کے پاس

دنیا کی دلفریب اداؤں میں مکر ہے
آتے نہیں بزرگ تو اس کی ہوا کے پاس

شاہا تمہارے مونھ سے نکلنے کی دیر تھی
باندھے کھڑی تھی ہاتھ اجابت دُعا کے پاس

مجھ کو یقین ہے کہ اسی در پہ آئے گی
پہونچا ہوا ہے حکم الٰہی قضا کے پاس

کوئی خدا کے واسطے بیمار ہجر کو
ڈال آئیو مدینہ کے دارالشفا کے پاس

عالم کے واقعات سے ہر دم ہیں باخبر
جاتی ہے روز و شب کی خبر مصطفےٰ کے پاس

قاسم زمانہ دیکھے گا جو فیصلہ ہوا
نالش پہنچ چکی ہے یہ غوث الورا کے پاس

صلی اللہ علیہ وسلم

نہ غم کے ہوش ہیں باقی نہ ہیں خوشی کے ہوش
کسی کے ہجر نے کھوئے ہیں زندگی کے ہوش

تمہارے نام سے شیطاں کا دل لرزتا ہے
تمہارے خوف سے اُڑتے ہیں بے کسی کے ہوش

کوئی کسی کی تجلی کی تاب لا نہ سکا
سنبھل سکے نہ سر طور پھر کسی کے ہوش

کچھ ایسی تیری محبت میں غرق ہو جاؤں
ہو تیرے غم کا الم ہوں تیری خوشی کے ہوش

کسی کو عشق میں مدہوش کیجئے ایسا
وہ بے خودی ہو کہ اُڑنے لگیں خودی کے ہوش

پکڑ کے دامن اقدس مراد مانگے گا
بجا رہیں گے اگر حشر میں کسی کے ہوش

خبر لگی ہے وہ تشریف لا رہے ہیں ادھر
بگڑتے جاتے ہیں قاسمؔ کی بے کلی کے ہوش

صلی اللہ علیہ وسلم

دونوں عالم میں مزا دے گی محبت خالص
اے خدا دے مجھے محبوب کی الفت خالص

بزم ناسوت کا آنکھوں سے اُٹھے دل کے حجاب
دنیاوی کاموں سے ہو جائے جو نفرت خالص

فائدہ کچھ نہیں طاعت کا ریاکاری کی
دیکھی جاتی ہے خدا کے یہاں نیت خالص

پھر چلا آئے گدا در پہ زیارت کے لیے
پھر نکالو جو شہ دیں کوئی صورت خالص

دو ہوا چاند پلٹ آیا فلک پر سورج
دوجہاں مانتے ہیں تیری رسالت خالص

شب معراج ملائک نے یہ خوش ہو کے کہا
لو مبارک تمہیں اللہ کی قربت خالص

جس کے باعث سے ترقی پہ رہے صدق مقال
چاہئے بندہ کو سرکار وہ دولت خالص

میرا دعویٰ ہے کہ محبوب کی صورت دیکھے
چاہنے والے کو ہو جائے جوچاہت خالص

نہ مٹی ہے نہ مٹائے سے مٹے گی قاسم
نائب حاکم مطلق کی حکومت خالص

صلی اللہ علیہ وسلم

کرتا ہے صدقِ دل سے جو خیرالوار سے عرض
ہوتی ہے اس کی عرض وہ بے شک خدا سے عرض

تن سے جدا ہو روح پیمبر کے سامنے
ہے کشتۂ فراق کی اتنی قضا سے عرض

بحر الم میں باد مخالف کا زور ہے
بہر خدا کرو یہ کوئی ناخدا سے عرض

منکر نکیر اپنے سوالوں کا لو جواب
پہلے میرا سلام کرو مصطفٰے سے عرض

میرا سلام روضہ مولٰی پہ جا کے کہہ
اللہ واسطے ہے یہ باد صبا سے عرض

یا غوث اپنے جد کے نواسوں کا واسطہ
منگتا کا عرض حال کرو کبریا سے عرض

امداد کرنے آتے ہیں اس کی ملائکہ
کرتا ہے بے کسی میں جو نور خدا سے عرض

محشر کے روز ساتھ میں لے لیجئے حضور
اتنی سی ہے غلام کی شیر خدا سے عرض

قاسم ہیں ان کے دل پہ دو عالم کھلے ہوئے
معلوم ہے کرو نہ کرو مصطفٰے سے عرض

صلی اللہ علیہ وسلم

آقا تمہارے ساتھ میں ہو پار پُل صراط
محشر میں ہو گدا کو نہ دشوار پُل صراط

جبرئیل حسب وعدہ ذرا پر بچھایئے
کس طرح پار اُتریں یہ بیمار پُل صراط

نام حضور جس کے بھی وردِ زباں ہوا
پہونچائے گی اسے نہ کچھ آزار پُل صراط

صدقہ بتول کا میری امداد کیجئے
مولیٰ میں ننگے پاؤں ہوں پُر خار پُل صراط

ہر ہر قدم پہ جان نکلتی ہے جسم سے
تم طے کرا دو یا شہ ابرار پُل صراط

سرکار پاؤں تھک گئے دل بیٹھ سا گیا
ہمت بندھائیں آپ تو ہو پار پُل صراط

قاسم نے مات کر دیا بجلی کی چال کو
پاؤں چلا کہ اُڑ کے کرے پار پُل صراط

صلی اللہ علیہ وسلم

تمنائے دلی ہے ہوں ابد تک مصطفٰے حافظ
نہ ہو جس کی طرف محبوب کب اس کا خدا حافظ

کسی کے روکنے سے جانے والے رُک نہیں سکتے
چلیں لمبے بنیں احباب اپنا ہے خدا حافظ

امام الواصلین ہیں شان ان کی ارفع و اعلیٰ
ولایت کے لیے مانے گئے شیر خدا حافظ

گناہوں کی ندامت سے میرا دل بیٹھا جاتا ہے
بلاؤں سے بچالے آ کے اس مجرم کو یا حافظ

عدو کا کہنا سننا سب تمہارے دل پہ روشن ہے
تمہیں کو سونپتا ہوں ہو علی مرتضیٰ حافظ

خدایا بھولے بھٹکوں کی ٹھکانے سے لگے محنت
قیامت میں تیرے پیارے کا جو ہو نقش پا حافظ

بڑا بدبخت ہے ایسوں پہ لعنت بھیجنے والا
ابھی تختہ اُلٹ جائے نہ ہوں جو اولیاء حافظ

حضوری میں شہ کونین کی پہونچا دیا تم کو
ملی شاخ بنات اچھی تمہیں واللہ یا حافظ

تمہارے دم پہ نازاں ہو کے مونہہ سے بات نکلی ہے
حفاظت کیجئے قاسم کی اپنے جلد یا حافظ

صلی اللہ علیہ وسلم

پائے ہوئے ہے در سے تیرے افتخار شمع
پروانہ وار ہوتی ہے تجھ پر نثار شمع

مولیٰ علی بتول کے بچوں کا واسطہ
روشن ہو میرے دل میں کوئی نور بار شمع

داغ فراق شاہ بڑے گل کھلائیں گے
یہ داغ بن کے چمکیں گے زیر مزار شمع

پروانہ وار جس پہ دو عالم نثار ہیں
پیارے تمہاری ذات ہے وہ نوبہار شمع

آئینہ خدا تیرا بے شک وہ حسن ہے
ہلکی جھلک کے سامنے ہے شرمسار شمع

انوار حسن سے تیرے اے نور کبریا
جلتی ہیں جل چکی ہیں جلیں گی ہزار شمع

اے شمع خدا جو توجہ کریں حضور
قاسم جلا کے چھوڑ دے ستر ہزار شمع

صلی اللہ علیہ وسلم

آگیا بجھنے پر اب اسلام کا روشن چراغ
ٹمٹماتا ہے چھپا لیجئے تہہ دامن چراغ

جب دکھایا جائے گا اس میں جمالِ مصطفیٰ
پرتو رخسار سے بن جائے گا مدفن چراغ

کچھ منافق ہو گئے ہیں بھیس میں اسلام کے
گل کئے دیتے ہیں اے سرکار وہ رہزن چراغ

روشنی ایمان کی ہمراہ لے چل قبر میں
کون آئے گا جلانے کو پسِ مردن چراغ

خلق والے ہیں چلے آئیں گے دعوت میں حضور
ان کی مہمانی کرو ہو جائے گا آنگن چراغ

مسند بزم چراغاں کے بھی وہ نوشاہ ہیں
جلوہ گر جس بن میں ہوں ہو جائے بن کا بن چراغ

دم نہ گھٹ جائے اندھیری میں سگِ در کا حضور
پرتو رُخ سے بنے ہر گوشہ مدفن چراغ

مصطفٰے و غوث کا قاسم پہ سایا ہے اگر
اب کوئی دم میں بجھا جاتا ہے اے دشمن چراغ

صلی اللہ علیہ وسلم

جو پہونچ جائے دوبارہ کوئے جاناں کی طرف
کون آئے لوٹ کر اُجڑے بیاباں کی طرف

جان کنی میں طالب مولٰی کو یوں آئے قضا
مونہہ ہو قبلے کی طرف دل کوئے جاناں کی طرف

پرسش اعمال کی ساعت قریب آئے گی جب
مجرموں کی آنکھ ہوگی اُن کے داماں کی طرف

دیکھتے جاتے ہیں پھر پھر کر کسی کا راستہ
مجرموں کے غول جاتے ہیں جو زنداں کی طرف

اے گُل وحدت جو مائل ہیں تیرے رُخسار پر
آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھیں گے گلستاں کی طرف

اُن کے، اُن کے چاہنے والوں کے دشمن حشر میں
کون سا منہ لے کے جائیں ربِّ سبحاں کی طرف

وہ عظیم الخلق ہیں کافر بلا کر مکر سے
پتھروں کی کرتے تھے بوچھاڑ مہماں کی طرف

پھر میں دیکھوں گا کہ یہ کیسے نکلنے کے نہیں،
ہو گئی جو رحمت سرکار ارماں کی طرف

قاسم انکے عشق میں یوں جائیں میرے عقل و ہوش
بے خودی لے جائے طیبہ کے بیاباں کی طرف

صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ پھر کبھی نہ دکھائے شبِ فراق
ہے جان کو وبال بلائے شبِ فراق

طیبہ کی حاضری کا ارادہ تو کر لیا
ڈرتا ہوں کوئی رنگ نہ لائے شبِ فراق

یارب وہ دن بھی ہو گا کہ اس در کے سامنے
شام وصال ہو گی بجائے شبِ فراق

طیبہ کے جانے والے اِدھر لوٹ کر نہ آئیں
اللہ تیرا مونھ نہ دکھائے شبِ فراق

یا غوث جلد اس کی درازی تمام ہو
اک طول ہو گئی ہے بلائے شبِ فراق

بیمار ہجر کو تیرے نسخوں سے کیا غرض
درکار ہے طبیب دوائے شبِ فراق

مولیٰ بجز تمہارے مصیبت کی داستاں
قاسم تمہارا کس کو سنائے شب فراق

❁❁❁❁❁❁

منقبت در شان سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سب صحابہ کی جان ہیں صدیق
نورِ ایماں کی کان ہیں صدیق

افضل الخلق انبیا کے بعد
اہل سنت کی جان ہیں صدیق

مال و اولاد کر دیے قرباں
جاں نثاری کی شان ہیں صدیق

بعد نبیوں کے جن کا رتبہ ہے
وہ صداقت کی کان ہیں صدیق

ہم غلاموں کی کیجئے امداد
ہم بہت ناتوان ہیں صدیق

ذکر محبوب شغل ہے اُن کا
جان ، جانِ جہان ہیں صدیق

جس سے اسلام کا ہے سر اونچا
قاسم ایسا نشان ہیں صدیق

سلام

قبول ہو میرا یا مصطفیٰ سلام و علیک
تمہاری شان میں ہے والضحیٰ سلام و علیک

میری طرف سے بھی کہنا صبا سلام و علیک
نبی کے روضہ اقدس پہ جا سلام و علیک

حبیب خالق ارض و سما سلام و علیک
شفیع حشر شہِ دوسرا سلام و علیک

یہ کرنا عرض وہاں جا کے قافلے والو
کہ کہہ رہا تھا کوئی بینوا سلام و علیک

الٰہی پھر میں مدینہ میں جا کے پڑھ لیتا
حضور شافعِ روز جزا سلام و علیک

نہ کیوں ثواب ہو اس کو جو دل سے کرتا ہے
سمجھ کے سنت خیرالورا سلام و علیک

جواب عالم رویا میں مل گیا جو بھی
کسی غلام نے دل سے پڑھا سلام و علیک

یہ جان جسم میں جب تک رہے پڑھے جاؤں
درود آپ پر ہر دم سدا سلام و علیک

یہ آرزو یہ تمنا ہے دل کی اے قاسم
سناؤں پڑھ کے میں زیرِ لوا سلام و علیک

سلام

مصطفٰے تشریف لائے الصلوٰۃ والسلام
محفل اب شادی منائے الصلوٰۃ والسلام

ایسے رُتبے کس نے پائے الصلوٰۃ والسلام
تم نے لاکھوں بخشوائے الصلوٰۃ والسلام

جس کسی کے دل میں ہو نارِ جہنم کا خطر
آپ پر ایمان لائے الصلوٰۃ والسلام

مومنو لازم ہے پڑھنا صدق دل سے شوق سے
آپ کا جب نام آئے الصلوٰۃ والسلام

آپ کے صدقے میں کیا کیا مرتبے روز جزا
اُمت عاصی نے پائے الصلوٰۃ والسلام

حق تو یہ ہے یا نبی خالق نے افلاک و زمیں
آپ کی خاطر بنائے الصلوٰۃ والسلام

کیسی کیسی مشکلیں آسان کی ہیں یا نبی
آپ نے جب لب ہلائے الصلوٰۃ والسلام

آپ کا کہنا ہی کیا یا رحمۃ اللعالمیں
سیکڑوں مردے جلائے الصلوٰۃ والسلام

یہ تمنائے دلی ہے یا نبی روز حساب
خلد یہ قاسم بھی پائے الصلوٰۃ والسلام

منقبت در شان غوث الصمدانی قطب ربانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سنتے ہو بے کسوں کی فریاد غوثِ اعظم
مظلوم تم سے پاتے ہیں داد غوثِ اعظم

جلوے سے اپنے کر کے آباد غوثِ اعظم
خادم کا دِل بنا دو بغداد غوثِ اعظم

ہندوستان سے مجھ کو بغداد میں بُلا کر
بندِ الم سے کر دو آزاد غوثِ اعظم

اپنے غلام کا گھر روشن کرو قدم سے
چمکا تمہارے دم سے بغداد غوثِ اعظم

کہہ دو زباں سے جو کچھ مانگے گا وہ ملے گا
کردو گدا کا اپنے دل شاد غوثِ اعظم

دل سے پکارتے ہی تشریف لائے فوراً
خادم کے پاس بہر امداد غوثِ اعظم

آتے ہیں دِل کے اندر عیش و طرب کے ساماں
جس دم تمہاری آتی ہے یاد غوثِ اعظم

تعمیل حکم کو سر جھکتے ہیں اولیا کے
ہوتا ہے جو تمہارا ارشاد غوثِ اعظم

خوف سگانِ دنیا خدام کو ہو کیوں کر
شیر خدا کے ہو تو اولاد غوثِ اعظم

بحر الم میں میرے بیڑے پہ ہے تباہی
ڈوبا مجھے بچا لو فریاد غوثِ اعظم

للہ اب خبر لو قدموں سے دور رہ کر
قاسم کی زندگی ہے برباد غوثِ اعظم

صلی اللہ علیہ وسلم

کیا بتاؤں میں مصطفٰے کا رنگ
نور ہیں نور ہے ضیا کا رنگ

سب پہونچتے ہیں ایک منزل پر
جداگانہ ہے اولیا کا رنگ

میری صورت میں نور کی ہو نمود
میرے پیارے مجھے وہ خاصا رنگ

آرزو ہے چلوں قدم بہ قدم
مجھے درکار ہے وہ گہرا رنگ

گیسوؤں والے تیرے بندوں پر
کیا چڑھے گا کسی بلا کا رنگ

تیری صورت ہو جلوہ گر جس میں
رنگنے والے وہ دِل کا شیشا رنگ

جس میں تیری جھلک نظر آئے
صاف شفاف ایسا ستھرا رنگ

پہلے اس دل کو صاف کر غافل
زنگ ہے اس پہ کیا چڑھے گا رنگ

عشق کس کا ہوا تجھے قاسم
پڑتا جاتا ہے روز پیلا رنگ

صلی اللہ علیہ وسلم

روشنی عالم میں پھیلی ہے تمہاری یا رسول
بزم دنیا ہے تمہارے دم سے جاری یا رسول

تم سے ظاہر ہے جہاں میں شان باری یا رسول
کس کی طاقت جو کرے مدحت تمہاری یا رسول

ہو خدا کے واسطے مطلب براری یا رسول
منتظر ہے دیر سے در پر بھکاری یا رسول

لو خبر آئے ہوئے ہیں قبر میں منکر نکیر
میرے دِل پر خوف ہے عصیاں کا طاری یا رسول

یہ تمنا ہے میری روضہ پہ جاؤں اس طرح
یاد دل میں اشک ہوں آنکھوں سے جاری یا رسول

دے دیا بیمار کو سارے اطبّاء نے جواب
آسرا ہے صرف رحمت پر تمہاری یا رسول

باغ دل سرسبز ہو کلیاں کھلیں گلشن بنے
ایسی چل جائے کوئی بادِ بہاری یا رسول

کیا بشر کی جان ہے جو لب کشائی کر سکے
آیۂ قرآں ثنا خواں ہیں تمہاری یا رسول

آرزو یہ ہے کہ جس دم آئے وقت جاں کنی
ہو زباں پر قاسم بے کس کی جاری یا رسول

صلی اللہ علیہ وسلم

خستہ دلوں کے یار و ہمدم صلی اللہ علیہ وسلم
نور الٰہی رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم

جانب طیبہ یوں ہوں رواں ہم صلی اللہ علیہ وسلم
دل میں تصور آنکھ ہو پُرنم صلی اللہ علیہ وسلم

سب کی خبر تم لینے والے کل کی مرادیں دینے والے
کان عطا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

دل میں بھرا ہو عشق الٰہی لب پہ ہو جاری نام محمد
جب تک میرے دم میں رہے دم صلی اللہ علیہ وسلم

روح نہ پھر قالب میں سماتی نور جو تیرا اس میں نہ پاتی
تجھ سے منور جسم آدم صلی اللہ علیہ وسلم

ایک نظر میں سیدوالا دور ہو پردہ دل سے دوئی کا
صدقے کروں میں دونوں عالم صلی اللہ علیہ وسلم

جلوہ نور ذاتِ الٰہی مرتبہ اعلیٰ لا متناہی
شانِ معظم جانِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم

دل کو ہے فکرِ خلقِ امت لب پہ ثنائے حضرت عزت
سر پہ تمہارے بارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

نقش ہے مکّر آنکھوں کا تیری دونوں جہاں کیا کون و مکاں میں
چمکی ہوئی ہے شانِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم

آپ ہیں مالک ارض و سما کے ارض و سما کیا دونوں جہاں کے
آپ کا پیارا خالقِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

حشر میں جب تکلیف اٹھا کے قاسمؔ خستہ تم کو پکارے
لینا خبر اے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

ہجر میں لگتی کوئی دِل کو خوشی اچھی نہیں
ہو جدا محبوب ایسی زندگی اچھی نہیں

کس کو سمجھاتا ہے ناصح کون مانے گا تیری
سوجھتی مدہوش کو کوئی بُری اچھی نہیں

میرا دِل کہتا ہے میں کہتا ہوں محبوب خدا
ہاں بجز تیرے کسی کی بندگی اچھی نہیں

جلوہ جاناں سے دل آئینہ خانہ ہے میرا
اے قمر رکھ چھوڑ تیری چاندنی اچھی نہیں

نفس میں تو ہو چکا مولیٰ کا میرے ساتھ میں
تجھ سے جو کچھ ہو سکے کر لے گئی اچھی نہیں

میرا لاشہ سونپ کر کہہ دیں یہ ان سے اقربا
آپ جانیں ظاہری صورت کوئی اچھی نہیں

زاہد اپنا ہاتھ تو بھروں کے چھتے میں نہ ڈال
ہوش میں آ دِل جلوں سے دل لگی اچھی نہیں

صدمۂ فرقت سے قاسمؔ کے لبوں پر جان ہے
لو خبر مولیٰ جُدائی آپ کی اچھی نہیں

صلی اللہ علیہ وسلم

جلوہ بسا ہوا ہے آقا کا جان و تن میں
خوشبو مہک رہی ہے یوں دِل کی انجمن میں

نگہت بسی ہے اُن کی ہر گل کے پیرہن میں
بیلے میں موتیا میں رابیل میں سمن میں

نعت نبی سنائے جو کوئی بعد مردن
جائے عجب نہیں جو میں جی اُٹھوں کفن میں

اعجاز مصطفٰے ہے مردے کو جان دینا
مولیٰ نے لب ہلائے جاں آ گئی بدن میں

اللہ رے شانِ اقدس صبح شب ولادت
نعرہ تھا مصطفیٰ کا ہر پھول سے چمن میں

آ میرے ساتھ زاہد خلد بریں دکھا دوں
وہ آ کے بس گئی ہے سرکار کے وطن میں

گزرے گی کیا سواری اِس گلستانِ دیں کی
پھولے نہیں سماتے کیوں پھول پیرہن میں

مولیٰ تمہارے ٹکڑے کھا کر پلا ہوا ہے
رنگت کا یہ سبب ہے مداح کے سخن میں

مرقد میں مونھ جو کھولیں آواز غیب آئے
قاسم مدینے پہونچا رکھا ہے کیا کفن میں

صلی اللہ علیہ وسلم

دیکھیے اس طرف ذرا نور خدا میں کیا کروں
ظلمت غم کی چھائی ہے سر پہ گھٹا میں کیا کروں

چلنے سے پاؤں رہ گئے ہائے تھکا میں کیا کروں
راہ مدینہ دور ہے میرے خدا میں کیا کروں

دیتا نہیں ہے راہ کا کوئی پتا میں کیا کروں
آپ سفر میں ہوں میرے راہ نما میں کیا کروں

ہند میں ہائے آ گئی مجھ کو قضا میں کیا کروں
دل میں بھرا ہوا رہا شوق لقا میں کیا کروں

گھیرے ہوئے ہیں بے طرح رنج و بلا میں کیا کروں
آپ خبر تو لیں ذرا نور خدا میں کیا کروں

پاؤں میں بل نہیں میرے ہاتھ میں زر نہیں میرے
روضہ پہ آؤں کس طرح میرے شہا میں کیا کروں

قطع ہو راہ کس طرح پر بھی نہیں جو اڑ چلوں
جذبہ شوق کچھ مجھے تو ہی بتا میں کیا کروں

جیتا مجھے وبال ہے ہجر میں غیر حال ہے
میری طرف سے پوچھتا بادِ صبا میں کیا کروں

مجھ سے گناہ گار کو آتا ہے خوف یا نبی
ہو نہ کہیں مواخذہ روزِ جزا میں کیا کروں

اُن کا خیال جب بندھا ہوش نہ تھے میرے بجا
نکلی نہ مونھ سے اس گھڑی کوئی دُعا میں کیا کروں

کہتے ہیں مصطفےٰ کہ سن تیری مدد پہ میں تو ہوں
قاسم قادری بتا کیسے کہا میں کیا کروں

والسلام

آپ کی ذات سے نبی خوب سجا چمن چمن
آپ کے دم سے مصطفےٰ پھولا پھلا چمن چمن

آئے تھے گل سلام کو شاہ کے اہتمام کو
بلبلیں مدح کرتی تھیں وجد میں تھا چمن چمن

آپ ہوں اس میں جلوہ گر مجھ کو ہوں جان اور جگر
دل کو میرے بنائیے نورِ خدا چمن چمن

اہل نظر کی عید ہے روز جھلک کی دید ہے
چمکی ہوئی ہے یا نبی تیری ضیا چمن چمن

کچھ تو سبب ضرور ہے چار طرف جو نور ہے
تختۂ گل کھلا ہوا مہکا ہوا چمن چمن

روضہ شاہ کی طرف میرا سلام لے کے جا
کیسی بھٹکتی پھرتی ہے بادِ صبا چمن چمن

ان کا جمال پُر ضیا پاس سے دور کب ہوا
قاسم بے نوا کسے ڈھونڈ پھرا چمن چمن

صلی اللہ علیہ وسلم

مولیٰ کہوں حضور میں آقا کہوں تمہیں
نبیوں کا تاج خلق کا دولہا کہوں تمہیں

میں اپنی زندگی کا سہارا کہوں تمہیں
آقا میں اپنے دل کا اُجالا کہوں تمہیں

سرکار بے کسوں کا سہارا کہوں تمہیں
مولیٰ علوم غیب کا دریا کہوں تمہیں

رازق نے دے دیا جسے چاہو عطاء کرو
پھر کیوں نہ رزق بانٹنے والا کہوں تمہیں

مجھ کو تمہارے دم سے حیاتِ ابد ملی
ہاں ہاں میں کیوں نہ فخر مسیحا کہوں تمہیں

ایمان کو میں ذکر مقدس سے دوں جلا
بنیاد دوجہاں کا ذریعہ کہوں تمہیں

سایہ تمہارے جسم کا پڑتا نہ تھا کہیں
مولیٰ خدا کے نور کا جلوہ کہوں تمہیں

جو کچھ بھی میں کہوں گا تم اس سے سوا بنے
رب کے چمکتے چاند میں کیا کیا کہوں تمہیں

کہنا عدو جو حشر میں اس کے خلاف ہو
قاسمؔ کہو کہ آج میں کیا کیا کہوں تمہیں

صلی اللہ علیہ وسلم

وہ جب تشریف لائے عالم ہستی کے دامن میں
سلامی دینے آئے دونوں عالم بزم گلشن میں

تصور میں خیالوں کا وہ تانتا بندھ چلا جس سے
گرہ پڑتی چلی جاتی ہے میرے دل کی اُلجھن میں

سوا نیزے پہ ہے خورشید محشر دم لبوں پر ہے
چھپا کر لے چلو مولیٰ مجھے رحمت کے دامن میں

صبا احسان ہو تیرا جو گلزار مدینہ سے
کبھی پھولوں کی لپٹیں لے کے آئے میرے مدفن میں

کوئی میری طرف سے دست بستہ عرض کر دینا
کرم ہو گا اگر تشریف لائیں میرے مدفن میں

تمہارا حسن یکتا ہے تم ایسے حسن والے ہو
اُجالا ہے تمہارے حسن کا ہر چشم روشن میں

الٰہی اپنے پیارے گیسوؤں والے کے صدقے میں
مرے عیبوں کا پردہ ڈھانک لے محشر کے دامن میں

کسی کے فیض سے ہر دَم جو رہتا ہے تروتازہ
بہاروں کا وہ اک اعلیٰ سما ہے دل کے گلشن میں

لگا ہے سلسلہ جس کا نبی و غوث و خواجہ سے
خدا رکھے وہ ڈورا ہے حمائل میری گردن میں

فدائی اس گل وحدت کا ہے سچ بولنے والا
کھٹکتا رہتا ہے کانٹا سا ہر دَم چشم دشمن میں

محب محبوب دونوں جلوہ فرمائیں اگر قاسم
دوبالا چاندنی ہو جائے تیرے گھر کے آنگن میں

منقبت درشان سیدنا خواجہ معین الدین چشتی سلطان الہند غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عاشقوں کی دوا معین الدین
لاپتوں کا پتا معین الدین

تم سے اسلام کی ہوئی زینت
نام نامی ہوا معین الدین

اس کو کیا غم ہو اپنی بگڑی کا
جس کے ہوں پیشوا معین الدین

در سے کوئی نہ نامراد پھرا
ہو وہ بافیض یا معین الدین

جان من تم ہو بحر وحدت کے
گوہر بے بہا معین الدین

تم سے جو کچھ گدا کو نسبت ہے
تم پہ روشن ہے یا معین الدین

جس سے روشن ہے سہرہ اسلام
تم وہ دولہا ہو یا معین الدین

جس کو چاہو جو بخش دو تم ہو
ہند کے بادشاہ معین الدین

تم سے سائل ہے فیضِ باطن کا
قاسم بے نوا معین الدین

صلی اللہ علیہ وسلم

چشمِ عشاقِ پیمبر سے جو نکلا آنسو
بن گیا گوہرِ فردوسِ مُعلاً آنسو

روح کے حق میں ہوا کرتے ہیں درما آنسو
میری میت پہ عزیزو نہ بہانا آنسو

شوق سے دوڑ کے پلکوں سے اُٹھاتے تھے ملک
جب بہاتے تھے شہنشاہِ مدینا آنسو

حشر میں آتش دوزخ کے دھوئیں اُڑ جائیں
کوئی پڑ جائے جو خاصانِ خدا کا آنسو

حشر میں خلد کو لے جائے گی ہمراہ مجھے
دیکھ پائیں گے جو بہتے ہوئے مولا آنسو

روتے روتے میں اسی فکر میں سو جاتا ہوں
پھر دکھائیں مجھے سرکار کا روضا آنسو

یہ وہی ہیں کہ ہمارے لیے روتے ہیں سدا
کہیں دیکھا ہے بہاتے ہوئے دولہا آنسو

اُلفت شاہ میں رونے کا ملے گا یہ صلا
بن کر آئیں کے گل خلد کا سہرا آنسو

اُس کی توصیف بھی کس مونھ سے بیاں ہو قاسم
بزم حیرت میں جو کرتے ہیں تماشا آنسو

صلی اللہ علیہ وسلم

درکار ہے سرکار محبت تیری مجھ کو
کونین کی نعمت ہے یہ اُلفت تیری مجھ کو

عاصی ہوں مگر مجھ کو گناہوں کا نہیں ڈر
دوزخ سے بچائے گی شفاعت تیری مجھ کو

موسیٰ کی تمنا یہ ہوئی دیکھ کے رُتبہ
اللہ بنا دے کہیں اُمت تیری مجھ کو

کھل جائے کلی دل کی تمنا میری نکلے
ہو جائے اگر خواب میں رویت تیری مجھ کو

روضہ پہ بلا لیں مجھے پھر شاہِ مدینہ
بے چین بہت رکھتی ہے فرقت تیری مجھ کو

رضواں میں جمال شہ والا پہ فدا ہوں
درکار نہیں حشر میں جنت تیری مجھ کو

قاسمؔ کا عقیدہ ہے شہنشاہِ دو عالم
پہونچائے گی منزل پہ عقیدت تیری مجھ کو

صلی اللہ علیہ وسلم

کُل کے مختار محبوب داور میرے بیڑے کو پار لگا دو
آسرا ہے تمہارے کرم پر میرے بیڑے کو پار لگا دو

بحر عصیاں میں کشتی پھنسی ہے تاج والے مدد کی گھڑی ہے
توڑا بادِ مخالف نے لنگر میرے بیڑے کو پار لگا دو

خلق میں گو میں سب سے بُرا ہوں پر تمہارے ہی دَر کا گدا ہوں
کس لیے کھاؤں غیروں کی ٹھوکر میرے بیڑے کو پار لگا دو

بارِ عصیاں سے ہے حال ابتر آشکارا ہیں سب راز تم پر
شرم آتی ہے کہتے بھی سرور میرے بیڑے کو پار لگا دو

کوئی بیکس کا یاور نہیں ہے اب کوئی میرے سر پر نہیں ہے
ہاں نواسوں کا صدقہ پیمبر میرے بیڑے کو پار لگا دو

جاں لبوں پر تفکر سے آئی سچے آقا تمہاری دہائی
روشنی کر کے اس دل کے اندر میرے بیڑے کو پار لگا دو

عرش والے تمہارے فدائی فرش والوں کو حاصل گدائی
دونوں عالم ہیں قبضہ کے اندر میرے بیڑے کو پار لگا دو

ہو چکا ہے نہ ہے اور نہ ہوگا دونوں عالم میں کوئی بھی پیدا
تا ابد تم سے رتبے میں برتر میرے بیڑے کو پار لگا دو

ہوں خجل اپنے عصیاں سے سرور ہاتھ رکھ کر ذرا میرے سر پر
ہوں میں قاسمؔ تمہارا سگ در میرے بیڑے کو پار لگا دو

مخمس بر غزل مجددِ اعظم

اعلحضرت شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مرتے دم ایمان کی پیاری فضا کا ساتھ ہو
شمع لولاک نورِ کبریا کا ساتھ ہو
قبر میں اور حشر میں تیری رضا کا ساتھ ہو
یا الٰہی ہر جگہ تیری عطاء کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

بھول جاؤں تیری اُلفت میں ہر اک تکلیف کو
جھیل جاؤں تیری رحمت سے ہر اک تکلیف کو
جیتے جی آرام سمجھوں میں ہر اک تکلیف کو
یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیِ دیدار حسن مصطفٰے کا ساتھ ہو

جز گناہوں کے نہیں اعمال میں کچھ کائنات
سن لیا ہے نام تیرا میں نے حل المشکلات
میں وہ مجرم ہوں کہ مجھ کو کچھ نہ بن آئے گی بات
یا الٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
ان کے پیارے منہ کی صبح جانفزا کا ساتھ ہو

کیسی طاعت ہے یہ دنیا کی محبت میں اسیر
خاک پڑ جائے ذرا جرموں پہ اے روشن ضمیر
لو لگائے ہے کسی کی شانِ رحمت پر فقیر
یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر

امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

حشر میں مجرم تیرے تسکین پائیں پیاس سے
مخزن جود و عطا گھبرا نہ جائیں پیاس سے
تشنگی غالب ہو جب وہ منہ بنائیں پیاس سے
یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے

صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

دل کو پہونچائے نہ گرمی بے سبب خورشیدِ حشر
اور اونچا چمکے میرے سر سے رب خورشیدِ حشر
اے خدا آئے سوا نیزے پہ جب خورشیدِ حشر
یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر

سیّدِ بے سایہ کے ظلِّ لِوا کا ساتھ ہو

روح ٹھنڈک پائے اور دل کو نہ ہو رنج و محن
تیری رحمت آڑے آئے اس جگہ اے ذوالمنن

آتشِ عصیاں سے جب جلنے لگیں یہ جان وتن
یا الٰہی گرمیِ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

روزِ محشر جب عمل میزان میں تلنے لگیں
پردۂ رحمت کے پردے جس گھڑی کھلنے لگیں
سارے افرادِ معاصی فیض سے دُھلنے لگیں
یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوشِ خلق ستّارِ خطا کا ساتھ ہو

سر بسر مجرم ہوں کس کو شک ہے اپنے جرم میں
پھنس گیا ہوں بے طرح اے شانِ رحمت جرم میں
واسطہ پیارے کا رسوا ہوں نہ میں اس جرم میں
یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں
ان تبسم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو

نامہ اعمال عصیاں جب مجھے آنکھیں دکھائے
یا الٰہی تیری ستاری مری بگڑی بنائے
دست گیری کے لیے شانِ کرم اس وقت آئے
یا الٰہی جب حسابِ خندۂ بے جا رُلائے
چشمِ گریانِ شفیعِ مرتجیٰ کا ساتھ ہو

خودسری میں سر اُٹھائیں جب میری بے باکیاں
صدقہ محبوب دب جائیں میری بے باکیاں
عفو کے پانی سے دُھل جائیں میری بے باکیاں
یا الٰہی رنگ لائیں جب میری بے باکیاں
اُن کی نیچی نیچی نظروں کی حیاء کا ساتھ ہو

روز محشر جب کہ ہو نزدیک راہ پل صراط
آپ کے صدقہ میں طے ہو ٹھیک راہ پل صراط
دھار سے تلوار کی باریک راہ پل صراط
یا الٰہی جب چلوں تاریک راہ پل صراط
آفتابِ ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو

نفسِ رہزن کی نہ ہر تدبیر پر چلنا پڑے
اس سے بہتر ہے کسی شمشیر پر چلنا پڑے
صبر کا حصہ ملے تقدیر پر چلنا پڑے
یا الٰہی جب سر شمشیر پر چلنا پڑے
ربِّ سَلِّم کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو

حب دنیا چھوڑ کر میں تیرے در پر آ پڑوں
روز افزوں ہو ترقی ہو عطا صبر و سکوں

خوبیِ تقدیر سے مولیٰ نہ میں خالی پھروں
یا الٰہی جو دُعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب سے آمیں رَبَّنا کا ساتھ ہو

بارِ عصیاں سے نہ دب کر یہ کوئی سختی اُٹھائے
مدحتِ محبوب کا اتنا صلہ محشر میں پائے
اُس کے دامن سے بندھا قاسم نہ پیچھے چھوٹ جائے
یا الٰہی جب رضا خوابِ گراں سے سر اُٹھائے
دُولتِ بیدار عشقِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو

صلی اللہ علیہ وسلم

شمس و قمر تیری ذات سے روشن تو سرکار رسول اللہ
دونوں جہاں تیرے دم سے ہوئے ہیں پُر انوار رسول اللہ

نیّا میری منجدھار میں آئی بابا بتول کے تیری دُہائی
صدقہ نواسوں کا جلد خبر لے کر دے پار رسول اللہ

اس کو بساؤ یا نہ بساؤ اس کی بناؤ یا نہ بناؤ
کچھ بھی کرو اب سونپ چکا ہے سب گھر بار رسول اللہ

بڑھنے لگی عصیاں کی سیاہی نیر تاباں نور الٰہی
مفلس و بے کس در پہ کھڑا ہے ہوزردار رسول اللہ

آپ کی وہ ہے مسند شاہی پتھر و کنکر نے دی گواہی
حکم سنا تو دوڑتے آئے ہیں اشجار رسول اللہ

اہل نظر سب تیرے فدائی تو ہے عکس ذاتِ الٰہی
تیری سلامی دینے جھکے ہیں در دیوار رسول اللہ

رحمت عالم تم کو بنایا خلق کا سارا عیب چھپایا
پردہ رہا ہے تمہارے دم سے ہو سردار رسول اللہ

مولیٰ گہری توجہ کر دو دِل کو میرے انوار سے بھر دو
پوچھنے والا کون ہے تم سے ہو مختار رسول اللہ

موت کا کھٹکا قبر کی دہشت تازہ مصیبت اور قیامت
قاسم زار کا کوئی نہیں ہے ہو مختار رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم

لگا ہے گھات میں شیطان، یا رسول اللہ
بچائیے میرا ایمان یا رسول اللہ

یہ مدعا ہے کہ ہر آن یا رسول اللہ
فدا ہوں تم پہ دل و جان یا رسول اللہ

سوائے ذات مقدس کے کچھ نہ آئے نظر
وہ بے خودی کے ہوں سامان یا رسول اللہ

سلام میرا ہر اک پل حضور پر پہونچے
درود آپ پر ہر آن یا رسول اللہ

تمہیں سے ہے میرے ایمان کی بنا قائم
تمہیں تو ہو میرا ایمان یا رسول اللہ

حضور قلب سے پڑھتے ہوئے درود وسلام
رواں ہو تن سے میرے جان یا رسول اللہ

جو بڑھتی جاتی ہے اُلفت تمہاری قاسم کو
چمکتا جاتا ہے ایمان یا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم

ہے عاصیوں کا حشر شفیع الامم کے ساتھ
پہلو خوشی کے خوب یہ نکلے ہیں غم کے ساتھ

اسباب ظاہری میں سبب بھی ضرور ہے
قدرت نے یوں ہے لوح بنائی قلم کے ساتھ

ہم اپنے داغ دل کا تماشا دکھائیں گے
اے آفتاب حشر اگر وہ بھی چمکے ساتھ

اس پر ہی مجرموں کی سبیل نجات ہے
جانچیں حضور فردِ معاصی کرم کے ساتھ

وہ تو وہی ہیں شہر کی انکے وہ شان ہے
اس کو خدا نے یاد کیا ہے قسم کے ساتھ

طیبہ کے جانے والوں کے ہمراہ ہیں ملک
جانیں نثار کرتے ہیں ہر ہر قدم کے ساتھ

محشر میں وہ جدھر کو چلے سب اُدھر چلیں
مجمع براتیوں کا ہے دولہا کے دم کے ساتھ

پردے پڑے ہیں روضہ پہ پردے کی بات ہے
پردے کی راز داری ہے پردوں کے دم کے ساتھ

مرنے سے پہلے اُن کی محبت میں مرمٹو
قاسم اُٹھو گے حشر میں جاہ و حشم کے ساتھ

صلی اللہ علیہ وسلم

دل میرا فدا جان ہے قربانِ مدینہ
ہے خلد سے خوبی میں فزوں شانِ مدینہ

روضہ ہے اسی جا پہ شہ جن و بشر کا
اس واسطے مکہ سے بڑھی شانِ مدینہ

آقا کی محبت میں ہے ہر وقت وہ سرشار
طالب ہے نہیں خلد کا مہمانِ مدینہ

تیرا ہی کرم ہے یہ سب اے سرورِ رسالت
پھولا ہے تیرے دم سے گلستانِ مدینہ

ہے اس میں تجلی خدا جائے ادب ہے
مدہوش نظر میں رہیں ارکانِ مدینہ

دل پر میرے چھائی ہے گھٹا رنج و الم کی
للہ کرم اے شہ ذیشان مدینہ

اے ختم رسل آپ کے الطاف و کرم سے
شاہوں پہ شرف پا گئے دربانِ مدینہ

اے شاہِ عرب لے کے تیرا نام مبارک
مُردوں کو جلاتے ہیں غلامانِ مدینہ

ہے شرط ارادہ تیرا پھر دیکھ تو غافل

کردے گا خدا غیب سے سامان مدینہ
ملتا ہے شب و روز انہیں صدقہ مولیٰ
شاہوں سے بھی افضل ہیں گدایان مدینہ

وہ دن بھی پھر آئے جو سنائے مجھے کوئی
بلواتے ہیں قاسم تجھے سلطان مدینہ

صلی اللہ علیہ وسلم

انبیا میں جو ہے سب سے بالا نبی
ہے وہ کس کا نبی وہ ہمارا نبی

ہم فقیروں کو کیوں ہو نہ پیارا نبی
ہے خدائی کا مالک ہمارا نبی

عشق میں پارہ پارہ اگر جسم ہو
تم پہ صدقہ کروں پارا پارا نبی

جس پہ سب انبیاء ہو چکے ہیں فدا
نمکین حسن ہے وہ تمہارا نبی

خلق دیکھے گی جب عرصہ حشر میں
انبیاء منہ تکیں گے تمہارا نبی

بے خودی نے یہ کہہ کر کرایا طواف
کہیں کعبہ سے افضل ہے پیارا نبی

محویت ہو گئی تو دکھانے لگے
سارے دیوار و در تیرا جلوہ نبی

کہہ چکا ہوں میرے دم میں جب تک ہے دم
دم بھرے جاؤں گا میں تمہارا نبی

حیف دنیا کے کتوں کو پیارا نہ ہو
اپنے اللہ کا پیارا پیارا نبی

کیوں نہ کعبہ کرے تیرے در کا طواف
جب محبت ہے تیرا کعبہ والا نبی

حج ہو روزہ ہو یا ہو نماز و زکوٰۃ

جانتے ہیں تجھے اپنا قبلہ نبی
سیکڑوں کوس سے جس کے انور ہیں
حشر والو وہ آتا ہے دولہا نبی

دونوں عالم میں قاسمؔ اُسے خوف کیا
جس کا حامی ہو خالق کا پیارا نبی

صلی اللہ علیہ وسلم

فرقت سے جاں بلب ہیں اب گور کے کنارے
کٹتی ہیں غم کی راتیں گنتے ہوئے ستارے

برتر ہو بعد حق کے رُتبہ میں سب سے پیارے
حاکم ہو انبیاء تک محکوم ہیں تمہارے

در پر کھڑا ہوا ہے دامن کوئی پسارے
دونوں جہاں کی شاہی شایاں ہے تم کو پیارے

آئینہ جمال ذاتِ خدا ہو پیارے
طیبہ کے چاند تم پر قربان چاند تارے

محبوب ہو تم ایسے اللہ نے اُتارے
تم پر درود پڑھتے قرآں کے تیس پارے

جب قبر میں احبا رکھیں میرا جنازہ
اے رحمت دو عالم رحمت کے ہوں اشارے

روضہ پہ میرا سر ہو جس وقت جان نکلے
جلوے ہوں دل میں لب پر اوصاف ہوں تمہارے

عصیاں جو ہو چکے ہوں آئندہ ہوں جو سرزد
شاہا کریم ہو تم بخشو کرم سے سارے

سرکار تم پہ قرباں محشر میں عاصیوں کو
ہمراہ لیتے جاؤ دیتے ہوئے سہارے

دنیا کو دے کے زینت سرکار نے قدم سے
خوشیاں منائیں عاصی غم کر دیئے کنارے

ڈرتے رہیں منافق جس دم زباں کھلے گی

قاسم وہ صاف گو ہیں دِل پر چلیں گے آرے

صلی اللہ علیہ وسلم

وہ مرتبہ ہے تمہارا محمد عربی
خدا ہے آپ کا پیارا محمد عربی

تمہارے در کا گدا پڑ گیا مصیبت میں
مدد کو آؤ خدارا محمد عربی

ملے گدا کو اسی وقت نعمت کونین
کریں جو آپ اشارا محمد عربی

غلام آپ کے دونوں جہاں میں رکھتے ہیں
حضور کا ہی سہارا محمد عربی

بجز تمہارے قیامت کے دن حضور خدا
نہیں کسی کا گزارا محمد عربی

بہارِ خلد تو کیا بلکہ دونوں عالم کو

تمہیں سے حق نے سنوارا محمد عربی

خبر لو اس کی خدارا کہ قاسم بیکس
غلامِ در ہے تمہارا محمد عربی

صلی اللہ علیہ وسلم

خبر خدا کے لیے لو گناہگاروں کی
تمہیں تو وجہ تسلی ہو بے قراروں کی

گدا کا ذکر ہی کیا ہے وہ پھر گدا ٹھیرا
لگی ہے لو تیرے کوچہ سے تاجداروں کی

انہیں کے دم سے چمک ہے چراغ ایماں میں
جہاں میں دھوم ہے مولیٰ کے چار یاروں کی

قلم نے نام لکھا پہلے آپ کا صدیق
جب انتخاب ہوئی فرد جاں نثاروں کی

عطا کیے اُنہیں جنت سے سرخ و سبز لباس

خدا نے شان دکھائی تمہارے پیاروں کی
کرم کا وقت ہے آقا مدد کی ساعت ہے
ہے پوچھ گچھ سر محشر سیاہ کاروں کی

الٰہی بہر پیمبر عطا ہو قاسمؔ کو
وہ دل کہ جس میں محبت ہو خاکساروں کی

صلی اللہ علیہ وسلم

لکھی اس میں در آقا کی گدائی ہوتی
حق نے ایسی میری تقدیر بنائی ہوتی

جس کے باعث سے مدینہ میں رسائی ہوتی
اے خضر وہ رہِ مقصود بتائی ہوتی

وصل محبوب میسر مجھے ہو ہی جاتا
آگ اے عشق میرے دل میں لگائی ہوتی

نظر لطف و کرم مجھ پہ جو کرتے آقا
میری قسمت کی بُرائی بھی بھلائی ہوتی

کچھ بھی ہوتا میں مدینہ کو چلا ہی جاتا
شوق تو نے ہی میری آس بندھائی ہوتی

میں بھی چلتا تیرے ہمراہ زیارت کے لیے
اے صبا کچھ میری ہمت تو بڑھائی ہوتی

لاج رکھ لی شہ والا نے یہی کیا کم ہے
ورنہ قاسم تیری محشر میں ہنسائی ہوتی

صلی اللہ علیہ وسلم

سہرا آیا میرے آقا کے بندھانے کے لیے
بدھیاں نور کے پھولوں کی سجانے کے لیے

لے کے جبریل براق آئے بلانے کے لیے
مژدۂ وصل محمد کو سنانے کے لیے

کون جاتا ہے ذرا غور سے دیکھو تو سہی
کس نے بلوایا ہے کون آیا بلانے کے لیے

حور و غلماں کی زباں پر یہ صدا تھی پیہم
اب وہ آتے ہیں جو رحمت ہیں زمانے کے لیے

ہے تمنا درِ اقدس پہ دوبارہ جاؤں
جالیاں روضہ کی آنکھوں سے لگانے کے لیے

جس قدر قرب میں بڑھتے گئے محبوب خدا
پردے اُٹھتے گئے حسن اور دکھانے کے لیے

کب گئے کب ہوئے واپس یہ خدا ہی جانے
خامہ بے حس ہے عروج ان کا دکھانے کے لیے

در بدر پھرتے ہو کیوں خوار و ذلیل و رسوا
بے ٹھکانو درِ والا ہے ٹھکانے کے لیے

تیرے ہی در کے تو منگتا ہیں شہنشاہ و گدا
فیض جاری ہے تیرا سارے زمانے کے لیے

خوف ہے پرسشِ اعمال کا روز محشر

آؤ آقا مجھے دامن میں چھپانے کے لیے
دین و دنیا میں جو ہیں تیرا سہارا قاسم
آتے ہیں وہ تیری تقدیر جگانے کے لیے

صلی اللہ علیہ وسلم

وہ دِل بیکار ہے جس میں نہیں اُلفت محمد کی
وہ شے کس کام کی جو ہو نہیں حضرت محمد کی

تمہارا نامہ اعمال عصیاں کون پوچھے گا
گنہگارو جو چھائی حشر میں رحمت محمد کی

خداوند دو عالم خود بنا کر ہو گیا پیارا
کہوں کیا کیسی نورانی ہے وہ صورت محمد کی

گدایانِ زمانہ جھولیاں بھر بھر کے لاتے ہیں
کسی کو پھیرنا خالی نہیں عادت محمد کی

وہ رب العالمیں ہے رحمتہ اللعالمیں ہیں یہ
صفت ہے وہ خدا کی یہ صفت حضرت محمد کی

تیرے سینہ پہ منکر کیسے اس دم سانپ لوٹیں گے
دکھائی جائے گی محشر میں جب شوکت محمد کی

ہمیشہ دین اور دُنیا میں بے عزت رہے گا وہ
نہیں ہے جس کے دل میں عزت وحرمت محمد کی

عقیدہ ہے یہی دل سے تمامی اہل ایماں کا
خدا سے کم، زیادہ سب سے ہے عظمت محمد کی

فدا ہیں انبیاء اس آفتاب حسن پر قاسمؔ
یہ خواہش کرتے آئے ہیں کہ ہوں اُمت محمد کی

صلی اللہ علیہ وسلم

مصطفٰے کا حکم مانوں غوث کا ارشاد بھی
جلوہ گر دل میں مدینہ بھی رہے بغداد بھی

تم کرم فرما ہو بن جائے ابھی بگڑی ہوئی
حسرتِ دیدار بھی ہے وقت استمداد بھی

جاں کنی میں میری بالیں پر جو آ جائیں حضور
جان بھی قربان ہو گی اور دل ناشاد بھی

حشر کے دن مرتبے پائیں گے جو اس دہر میں
تم پہ قرباں کر چکے ہیں مال بھی اولاد بھی

حق تعالیٰ سے جو وعدہ کر چکا روزِ ازل
کیوں دل مضطر رہی اس کی تجھے کچھ یاد بھی

یا الٰہی اس گدا کی یہ دُعا مقبول ہو
دیکھ لے آنکھوں سے شہر مصطفےٰ آباد بھی

دشمنوں نے پا کے تنہا ناک میں دم کر دیا
آپ سے فریاد بھی ہے چاہتا ہوں داد بھی

مال و دولت جاہ و ثروت دیکھ لو سب ہیچ ہے
ہاتھ خالی لے گئے فرعون بھی شداد بھی

یا نبی قاسم کو اپنے ساتھ لیجے حشر میں
آپ کا مداح بھی ہے اور خانہ زاد بھی

صلی اللہ علیہ وسلم

کروں آقا میں تم پر اپنے جان و دل کی قربانی
تمنا مدتوں سے ہے ادا ہو رسم مہمانی

بلائیں دیکھئے کب تک ہمیں آقا مدینہ میں
اٹھے کب ہند سے دیکھیں ہمارا دانہ و پانی

الٰہی وہ گھڑی آئے کہ باصد آرزو و شوق
میں دیکھوں اپنی ان آنکھوں سے جا کر بزم سلطانی

بیاں کیا مرتبہ ہو ان کے عزّ و جاہ و تمکیں کا
ملک کرتے ہوں جن کے روضہ اقدس کی دربانی

مزے لوٹیں گے خادم اور جو منکر ہیں آقا کے
جلیں گے دیکھ کر محشر میں ان کی شان سلطانی

خبر اس کو نہیں کچھ بھی رہی پھر بزم دنیا کی
تمہارا ہو گیا جس نے تمہاری شان پہچانی

خدا کے بعد رُتبہ میں تمہیں ہو سید والا
شہادت دے رہی ہیں صاف یہ آیات قرآنی

تمہیں سب اولیں و آخریں کا علم ہے آقا
نہیں رکھا گیا کوئی بھی تم سے راز پنہائی

یہ منزل سخت ہے اس میں سنبھل کر تو قدم رکھنا
دلِ مضطر بہت دشوار ہے ان کی ثنا خوانی

قدم کو ان کے لغزش ہو یہ بالکل غیر ممکن ہے
کیا کرتے ہیں وہ اپنے غلاموں کی نگہبانی

خدا ہی جانتا ہے ان کا رُتبہ خوب اے قاسمؔ
لکھے اوصاف مولیٰ یہ نہیں ہے شان انسانی

صلی اللہ علیہ وسلم

اسلام کی عالم میں جب تم نے بنا ڈالی
کفار کی شوکت کی دوکان بڑھا ڈالی

خاک اپنے قدم سے ہے اکسیر بنا ڈالی
جس راہ چلے مولیٰ خوشبو سے بسا ڈالی

ہر وقت سلامی کو آتے ہیں ملک در پر
لاتے ہیں درودوں کی ہمراہ سجا ڈالی

آمد کی خبر سن کر جامے سے ہوا باہر
مولیٰ دل مضطر نے ہے دھوم مچا ڈالی

گلزار مدینہ میں روضہ پہ شہ دیں کے
بن بن کے اترتے ہیں انوار خدا ڈالی

گلشن میں ہر اک پتا پڑھتا ہے تیرا کلمہ
اے پھول نبوت کے ہے تجھ پہ فدا ڈالی

معراج میں جب پہونچے سرکار مدینے کے
لائے تھے ملک ان کی خاطر کو سجا ڈالی

آقا میری حالت پر رحمت کی نظر کردو
مولیٰ میرے عصیاں نے ہے دھول اُڑا ڈالی

گجرا ہے درودوں کا کلیاں ہیں سلاموں کی
مقبول کرو مولیٰ لایا ہے گدا ڈالی

سرکار یہ کہتے ہوں جا ہم نے تجھے بخشا
میں پڑھ کر سناتا ہوں یہ روزِ جزا ڈالی

قاسمؔ کی تمنا ہے وہ منہ سے یہ فرما دیں
جا ہم نے تیری بگڑی رحمت سے بنا ڈالی

صلی اللہ علیہ وسلم

منزل عرفاں میں جان و دل کی قربانی ہوئی
سبز گنبد والے دولہا تیری مہمانی ہوئی

کون سے منہ سے کہوں گا حشر میں پرسش کے وقت
بخشیئے سرکار اب تو مجھ سے نادانی ہوئی

یوں تو سب نبیوں کو حسن بے بہا حق سے ملا
اے مدینے والے تیری شکل لاثانی ہوئی

اپنے در کے بینوا سے آپ فرما دیں کہ جا
دل کو آئینہ بنایا شکل نورانی ہوئی

یا نبی کہتے ہی سر پر ابر رحمت چھا گیا
نام لیوا پر اگر کوئی پریشانی ہوئی

دیکھئے ہاتھوں میں کب روضہ کی آئیں جالیاں
دیکھئے کس دن ہوں پوری منتیں مانی ہوئی

بے خودی ہو کنجِ خلوت ہو خیال شاہ ہو
مدتوں سے اپنے دل میں ہے یہی ٹھانی ہوئی

نرخ بازارِ شفاعت خوب سستا ہو گیا
لامکاں والے تمہارے دم سے ارزانی ہوئی

کیا کمی ہے دیجئے منگتا کو اپنے فضل سے
آپ محبوبِ خدا ہیں بات ہے مانی ہوئی

حشر کے دن یوں گدا کا بول بولا ہو گیا
آتشِ عصیاں تمہارے نام سے پانی ہوئی

حبِ دنیا چھوڑ عشق مصطفےٰ سے دل لگا
کیا ہوگا قاسمؔ جو محشر میں پشیمانی ہوئی

صلی اللہ علیہ وسلم

دونوں عالم کے تم ہو اُجالی، دولہا ہریالے گنبد کے والی
عام کردی ہے شانِ جمالی، دولہا ہریالے گنبد کے والی

شانِ اقدس ہے عالم میں روشن در پر آیا جو پھیلائے دامن
بھر دیا فیض حسرت نکالی، دولہا ہریالے گنبد کے والی

غمزدوں کا ہے تم سے سہارا بے نواؤں کا در سے گذارا
بے کسوں کے تمہیں تو ہو والی، دولہا ہریالے گنبد کے والی

مانگتا ہے تمہارا فدائی دیجئے اپنے دَر کی گدائی
آج لے کر ٹلے گا سوالی، دولہا ہریالے گنبد کے والی

جانکنی میں تصور بندھا ہو محو دیدار ہوں جب مزا ہو
دیکھتا ہوں میں دربار عالی، دولہا ہریالے گنبد کے والی

یہ تمنا ہے تیرا ثناگر تیری مدحت کرے روزِ محشر
تھام کر تیرا دامانِ عالی، دولہا ہریالے گنبد کے والی

بحرِ رحمت میں آیا بہاؤ بارہویں سال دریائے سے ناؤ
لاڈلے نے تمہارے نکالی، دولہا ہریالے گنبد کے والی

آپ پر تو فگن ہوں جو سرور چاندنی چمکے اس دل کے اندر
اصل ہو جائے بزم خیالی، دولہا ہریالے گنبد کے والی

سن کر آئے ہیں در پہ بھکاری منتظر ہیں کہ نکلے سواری
آؤ بھر دو فقیروں کی تھالی، دولہا ہریالے گنبد کے والی

ڈوبی کشتی کنارے لگائی آگ گلشن کا تختہ بنائی
تم نے کس کی مصیبت نہ ٹالی، دولہا ہریالے گنبد کے والی

غوثِ اعظم کا صدقہ خدارا ابرِ رحمت سے کر کے اشارا
دھو دو قاسم کی آشفتہ حالی، دولہا ہریالے گنبد کے والی

صلی اللہ علیہ وسلم

مرے سینہ و دل کو بھر جائے گی
نگاہ کرم کام کر جائے گی

تصور نہ دے دل کو داغِ فراق
کسی کی طبیعت بکھر جائے گی

گدا شاد ہو جائیں گے حشر میں
عدو ہر بلا تیرے سر جائے گی

نظر آ گیا جو جمالِ حضور
تو اس دل کی رنگت نکھر جائے گی

وہ آئیں گے اس شان سے حشر میں
کہ عالم کی ان پر نظر جائے گی

پڑھے گا جو دل سے درُود و سلام
مدینہ کو اس کی خبر جائے گی

نہیں کچھ بھی اُمت کو خوفِ صراط
تیرا نام لے کر اُتر جائے گی

فدائے رُخِ مصطفٰے شاد ہو
تیری عمر اچھی گذر جائے گی

مدینہ میں قاسم اگر جیتے جی
نہ پہونچا تو اس کی خبر جائے گی

صلی اللہ علیہ وسلم

تم سے کونین کی بستی ہوئی گلزار نبی، ہو وہ سردار نبی
شان ہے چہرہ اقدس سے نمودار نبی، سچے سرکار نبی

رُوبرو ہو میرے گلزارِ مدینہ کا کنول، جب مجھے آئے اجل
جانکنی میں نہ ہوں کچھ خوف کے آثار نبی، ہوں گناہگار نبی

لو خبر ہجر میں اب عشق کا گھر بار لٹا، دامن صبر چھٹا
اپنے جلوے سے مجھے کیجئے سرشار نبی، ہوں طلبگار نبی

پھنس گئی بحرِ الم میں مری کشتی آقا، میں پُر ارمان چلا
گو میں کیسا ہی سہی ہوں سگ دربار نبی، کیجئے پار نبی

روضہ پاک کی جالی نہ کبھی ہاتھ لگی، دل کی دل میں ہی رہی
آج دنیا سے چلا طالبِ دیدار نبی، حال ہے زار نبی

گلشن دہر میں دل کا کبھی غنچہ نہ کھلا میں نہ پھولا نہ پھلا
ہو کہاں لو تو خبر احمدِ مختار نبی، ہجر ہے بار نبی

اُلفت غیر سمانے کی نہیں اس میں کبھی، بادشاہِ عربی
میرا دل آپ کے جلوے سے ہے سرشار نبی، ہے پُر انوار نبی

کر دیا ہے مجھے مدہوش نہیں ہوش بجا، بے خودی کا ہو بھلا
سونپتا ہوں میں تمہیں آج سے گھربار نبی، تم ہو مختار نبی

دونوں عالم میں نہ ہوگا کبھی قاسم کو الم، حق تعالیٰ کی قسم
اس کو کیا غم ہو کہ ہوں جس کے طرفدار نبی، کل کے مختار نبی

صلی اللہ علیہ وسلم

جسم سے جب جاں نکالی جائے گی
جائے گی وہ بابِ عالی جائے گی

مستقل ہو مانگنے والا کوئی
کب ٹلی ہے اب جو ٹالی جائے گی

روضہ اقدس پر کس دن جاؤں گا
کب میری حسرت نکالی جائے گی

ساتھ میں جائے گا عشق مصطفےٰ
رُوح دُنیا سے نہ خالی جائے گی

چشم ظاہر اور دیدارِ نبی
دیکھ لینا صاف خالی جائے گی

دست داماں خدا رکھے تجھے
فرد عصیاں کی چھپا لی جائے گی

عاقبت کی خیر مانگو عاصیو
تختئ دُنیا اُٹھالی جائے گی

ان کا منگتا ہوں پسِ مردن ضرور
میری صورت بھی سوالی جائے گی

ہوش میں آئے سقر آتش تیری
ایک نعرہ میں بجھا لی جائے گی

اپنا ہونا دیکھ لے گا حشر میں
جو یہاں ہستی مٹا لی جائے گی

قاسم اُن کا دم سلامت چاہیے
ہر جگہ بگڑی بنا لی جائے گی

صلی اللہ علیہ وسلم

جان قربان شہا سیکڑوں ارمانوں سے
روز آتے ہیں نظر میں نئے سامانوں سے

اللہ اللہ محبّ نے تمہیں معراج کی رات
پیارے محبوب بلایا بڑے سامانوں سے

چاہنے والے تو سب سے تجھے رکھتے ہیں عزیز
جان سے مال سے اولاد سے ایمانوں سے

تُو میری آنکھ کی ٹھنڈک ہے خیال محبوب
کیوں نہ سینے سے لگاؤں تجھے ارمانوں سے

ان کی صورت کوئی عشاق کے دل سے پوچھے
شمع کے حسن کو پوچھے کوئی پروانوں سے

کوئی نااہل سمجھ لے کبھی ممکن ہی نہیں
ان کا جلوہ نظر آتا ہے نئی شانوں سے

میں یہ مانوں گا وہ کمبخت، خدا کا بھی نہیں
جس نے منہ پھیر لیا آپ کے فرمانوں سے

کوئی معصوم نہیں دہر میں نبیوں کے سوا
غلطی ہوتی ہی چلی آئی ہے انسانوں سے

عرش والے تیرے مائل ہیں زمیں والے فدا
دیکھتے رہتے ہیں دونوں تجھے ارمانوں سے

دور رکھتا ہے خدا اُس سے عنایت کی نظر
جو الجھتا ہے تیرے چاک گریبانوں سے

کبھی رُخ کا ہے تصور کبھی گیسو کا خیال
گھر بھرا رہتا ہے قاسم تیرا مہمانوں سے

صلی اللہ علیہ وسلم

جب سے دل اُس شہ والا سے ملا رکھا ہے
ہاتھ ہر شے کی محبت سے اُٹھا رکھا ہے

آسرا جس نے شہِ دیں سے لگا رکھا ہے
اس کا کونین میں ہر کام بنا رکھا ہے

کیوں نہ بخشے گا خدا اس کو کرم سے جس نے
آسرا رحمت آقا پہ لگا رکھا ہے

لاکھ کوشش کرے کوئی نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
تیرا رُتبہ تیرے مولا نے بڑھا رکھا ہے

ہے مدد کی یہ گھڑی اے شہ مکی مدنی
بار عصیاں نے غلاموں کو دبا رکھا ہے

جس نے تعظیم نبی شرک سمجھ لی دل سے
اس کے حصے میں بھلا حشر میں کیا رکھا ہے

گل کھلیں گے جو قیامت میں نظر آئے گا
ہم نے یوں داغِ محبت کو چھپا رکھا ہے

منکر شانِ نبی اب بھی تُو توبہ کر لے
تو نے کیوں آپ کو شیطان بنا رکھا ہے

قاسم خستہ یہ دُنیا ہے سرائے فانی
چل مدینہ کو کہ اس ہند میں کیا رکھا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

وہ سرکار نورِ خدا بن کے آئے
شہنشاہِ ارض و سما بن کے آئے

زمانے کے حاجت روا بن کے آئے
دو عالم کے عقدہ کشا بن کے آئے

گناہوں کا یوں سب کے پردہ ڈھکا ہے
کہ وہ رحمت دوسرا بن کے آئے

شریعت طریقت کی منزل ہو آساں
تصور تیرا پیشوا بن کے آئے

ہوا نور پہلے ظہور اس کا آخر
وہی ابتداء انتہا بن کے آئے

خدا کہہ چکا باغ جنت کا طالب
فدائے در مصطفیٰ بن کے آئے

کلیم اللہ کوئی ہے روح اللہ کوئی
محمد حبیب خدا بن کے آئے

نبوت ہوئی ختم جب مصطفیٰ پر
ہدایت کو تب اولیا بن کے آئے

تیرے سامنے حشر کے دن یہ قاسمؔ
تیرے در کا سچا گدا بن کے آئے

صلی اللہ علیہ وسلم

رنج و غم آفت سے مصیبت سے چھڑا کے
ارمان نکالو میرے روضہ پہ بلا کے

ہر وقت جمال شہ والا ہے نظر میں
واللہ وہ رتبے ہیں شہیدانِ ادا کے

کچھ اور ٹھہر جا کہ میں دلشاد تو کرلوں
جاتا ہے تصور تو کہاں مجھ کو رولا کے

واعظ میرے عصیاں سے فزوں رحمت حق ہے
تڑپایا ابھی سے مجھے کیوں یاد دلا کے

قدسی شب معراج زیارت کو کھڑے ہیں
سن کر کہ ادھر آتے ہیں محبوب خدا کے

شاہان جہاں نے نہ کبھی خواب میں دیکھے
مولیٰ وہ مراتب ہیں تیرے در کے گدا کے

اک بندۂ ہندی نے سلام عرض کیا ہے
کہنا یہ صبا روضہ سرکار پہ جا کے

اُڑتی ہوئی جنت کو گئی امت عاصی
جھونکے جو چلے ان کی شفاعت کی ہوا کے

یاد آئے شہنشاہ کی جس وقت دلوں میں
قاسم وہی اوقاتِ اجابت ہیں دُعا کے

صلی اللہ علیہ وسلم

آقا تمہیں تو ٹھیرے سردار انس و جاں کے
محبوب کبریا کے مختار دوجہاں کے

ہیں ویسے نام لیوا ہم ایسے گلستاں کے
چلتے نہیں ہیں جس میں جھونکے کبھی خزاں کے

اس میم کے تصدق جو اسم پاک میں ہے
مقصد بر آ رہے ہیں ہر ایک انس و جاں کے

ہے دید کی تمنا آنکھوں کو سر میں سودا
بے تاب کر دیا ہے یہ شوق ہیں کہاں کے

مولیٰ تمہارے بندے مدت سے منتظر ہیں
چشم کرم اِدھر بھی سرکار دوجہاں کے

اس آنکھ کے تصدق جس نے کہ تم کو دیکھا
واصف ہے جو تمہاری قربان اس زباں کے

روضہ پہ اپنے مجھ کو سرکار نے بلایا
یہ حوصلے کہاں تھے مجھ زار و ناتواں کے

شمس و قمر کو ان سے یہ روشنی ملی ہے
پرتو سے جن کے جلوے چمکے ہیں لامکاں کے

دیدار مصطفیٰ کا محشر میں آئے گا لطف
جلوے دکھائی دیں گے واں حسن دلستاں کے

واللہ ان کا رتبہ جیسا کہ ہے رہے گا
بدلیں گے تا قیامت سو رنگ آسماں کے

مولیٰ وہ دن پھر آئے احباب پھر یہ پوچھیں
قاسم کیے ارادے بتلاؤ تو کہاں کے

صلی اللہ علیہ وسلم

روشن ہے دو عالم میں جو شانِ محمد ہے
جو صاحب ایماں ہے قربانِ محمد ہے

جو کچھ بھی کہا منہ سے ویسا ہی ہوا فوراً
وہ حکم خدا ہے جو فرمانِ محمد ہے

رحمت ہے ہر اک شئے پر سرکارِ دو عالم کی
وہ کون نہیں جس پر احسانِ محمد ہے

زائر تیرے روضہ کا آزاد سقر سے ہے
تقدیر سکندر ہے مہمانِ محمد ہے

افضل ہیں دو عالم سے محبوب الٰہی ہیں
جو کچھ بھی کہا جائے گا شایانِ محمد ہے

پھرتا ہے گدا ان کا منہ مانگی ہوئی لے کر
وہ کیا ہے نہیں جس پہ امکانِ محمد ہے

کچھ خوف نہیں عصیاں زائد ہیں اگر حد سے
سر پر ترے اے قاسم دامانِ محمد ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

حبیب حق کے بنے کل کے تاجدار بنے
حضور اُمت عاصی کے غمگسار بنے

جو بے وقار ہو دم بھر میں باوقار بنے
گدا تمہارے اشارے میں شہریار بنے

یہ بے قرار کی اب صورت قرار بنے
حضور راہِ مدینہ میرا مزار بنے

ہے اس سے اچھی کوئی صورتِ عروج نہیں
گدا کو پہلے یہ لازم ہے خاکسار بنے

فقط حضور ہی محبوب کردگار ہوئے
نبی تو اور بھی دنیا میں بے شمار بنے

چمکتے چاند مدینہ کے جو کرم ہو تیرا
خزاں کا دور ابھی گلشن بہار بنے

میرا شمار ہی کیا ہے میں کس شمار میں ہوں
کرم سے آپ کے لاکھوں تباہ کار بنے

کسی طرح تو گذر ہو دیارِ اقدس میں
میں مر بھی جاؤں تو لاشہ میرا غبار بنے

ہو اس میں جلوہ کناں جو جمال شہ کی ضیا
تو کیوں نہ قاسم مضطر کا دل بہار بنے

صلی اللہ علیہ وسلم

دل اس طرح چلا شہ والا کے سامنے
جیسے غلام جاتا ہے آقا کے سامنے

خورشید کیا دکھائے گا منہ آ کے سامنے
چمکے گا کیا نبی کے کفِ پا کے سامنے

حسرت ہوئی یہ روضۂ مولیٰ کے سامنے
آنکھیں ہماری رہ گئیں پتھرا کے سامنے

قاروں کا مال و زر ہو کہ شداد کی بہشت
سب ہیچ ہیں حضور کے منگتا کے سامنے

ملتی ہیں غیب سے مجھے منہ مانگی نعمتیں
ہے دیر ہاتھ اٹھانے کی آقا کے سامنے

قسمت میں ہے اگر تو مدینے کو جاؤں گا
پڑھتا ہوا درود میں آقا کے سامنے

خواہش یہ ہے اُمید یہ ہے آرزو یہ ہے
ہو میری قبر روضۂ مولا کے سامنے

فیض ثنائے احمد مرسل سے ہو گیا
دل کو فروغ عرش معلا کے سامنے

جو کچھ رسول پاک سے میں نے طلب کیا
رکھا میرے نصیب نے وہ لا کے سامنے

آجا خیال پاک طبیعت ہے جوش پہ
نعت نبی لکھوں تجھے ٹھیرا کے سامنے

رحم آئے گا حضور کو قاسمؔ کے حال پہ
لے تو چلے کوئی اسے کفنا کے سامنے

صلی اللہ علیہ وسلم

نہ کیوں قرباں ہوں میں باد صبا کے
پھری ہے کوچۂ مولا سے جا کے

کھلے ہیں در وہاں جود و عطا کے
کبھی مانگا تو ہوتا ہاتھ اٹھا کے

صبا کہنا میری حالت بھی جا کے
ملے موقع جو عرض مدعا کے

یہ کر دیتے ہیں جو کچھ چاہتے ہیں
ہیں نائب مالکِ ارض و سما کے

مدینے کی طرف پہنچا خدارا
نسیم صبح تو مجھ کو اُڑا کے

تمہارے ہجر میں بے چین ہے دل
کوئی کہہ دے مدینے میں یہ جا کے

ترو تازہ ہو میرا غنچہ دل
صبا خوشبو سنگھا دے مجھ کو لا کے

نہ لوٹا وہ درِ مولا سے خالی
مقاصد مل گئے ان کے گدا کے

مجھے مل جائے صحرائے مدینہ
کروں گا میں بھی کیا جنت میں جا کے

سہارا ہے فقط مولیٰ تمہارا
کوئی سر پر نہیں مجھ بے نوا کے

بہت بے چین ہے فرقت میں قاسمؔ
بلا لیجے اسے بندہ بنا کے

صلی اللہ علیہ وسلم

ہے نزولِ رحمتِ حق جہاں وہ میرے نبی کا مزار ہے
وہ فضا ہے گنبدِ پاک کی کہ بہارِ خلد نثار ہے

نہ لگاؤں آنکھ سے کس طرح کہ ہے میرے حق میں وہ کیمیا
نہ ہو اس کا مرتبہ کیوں سوا کہ تمہاری خاک غبار ہے

مجھے بارِ ہجر ہے اب گراں میرے دل کا حال نہ پوچھئے
میرے ہوش تو ہیں اُڑے ہوئے نہ سکون ہے نہ قرار ہے

مجھے چھوڑ دے میرے حال پر کہ ہوں اُن کی یاد میں بے خبر
مجھے عشق کا وہ خمار ہے نہیں جس کا کوئی اُتار ہے

کوئی جا کے کہہ دے طبیب سے کہ وہ طب کو نہ اس میں دخل دے
وہ کسی کا جلوہ نشین ہے میرے دل میں جس کا بخار ہے

جو مزا ہے آج مجھے ملا وہ میں کس زباں سے بیاں کروں
میرے دل میں تم جو ہو جلوہ گر مجھے عید کی سی بہار ہے

میں غلام ہو کے حضور کا کہوں اپنا حال کسی سے کیا
اسے دور کیجئے یا نبی میرے دل پہ غم کا غبار ہے

تپِ غم سے اشک تھے جو رواں تو کسی نے آکے کیا بیاں
کہ مدد کو تیری وہ آئے ہیں ابھی بحرِ غم سے تو پار ہے

یہ مصیبتوں میں ہے مبتلا یہ مدد کا وقت ہے مصطفیٰ
ہو اِدھر کرم کی کوئی نظر یہ تمہارا قاسم زار ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

مجھ بے نوا کو حق نے بخشا تمہارے منہ سے
ہاں میں نے خلد پائی شاہا تمہارے منہ سے

عصیاں کا ڈھک گیا ہے پردہ تمہارے منہ سے
بن آئی مجرموں کی مولا تمہارے منہ سے

جرموں کا خوف مجھ کو محشر میں کچھ نہیں ہے
اللہ بخش دے گا آقا تمہارے منہ سے

دنیا کی ابتداء سے یا شاہِ دیں ابد تک
جو کچھ بھی جس نے پایا، پایا تمہارے منہ سے

فوراً دیا خدا نے جو جس کو تم نے بخشا
مقبول ہو گیا جو نکلا تمہارے منہ سے

اتنا دیا خدا نے شاہوں کو رشک آیا
رُتبہ ہوا گدا کا بالا تمہارے منہ سے

دیکھے نہ جرم میرے جنت خدا نے بخشی
چمکا دیا نصیبہ مولا تمہارے منہ سے

یا مصطفٰے میں کیا ہوں کیا میری مدح خوانی
قطرہ بنا ہوا ہے دریا تمہارے منہ سے

پایا جو میں نے پایا صدقے میں مصطفٰی کے
قاسم کبھی نہ نکلا اتنا تمہارے منہ سے

صلی اللہ علیہ وسلم

اِمسال حج کا دل میں ارمان رہ نہ جائے
مولا کیا کرایا سامان رہ نہ جائے

شاہوں سے یوں بڑھایا رُتبہ خدا نے اس کا
گھٹ کر کسی سے ان کا دربان رہ نہ جائے

مانگے ہوئے سے زائد دیتے ہیں شاہِ والا
منگتا کی یوں تمنا حیران رہ نہ جائے

اللہ نے طپانچہ موقوف کر دیا یوں
رحمت سے ان کی خالی شیطان رہ نہ جائے

خالق سے التجا ہے صدقہ میں مصطفیٰ کے
دل میں کوئی تمنا مہمان رہ نہ جائے

بے شک ملے گی جنت محشر میں شرط یہ ہے
ہاتھوں سے دور ان کا دامان رہ نہ جائے

مختار دو جہاں کے گھر کا غلام ہوں میں
کیوں ہو کے میری مشکل آسان رہ نہ جائے

انوار باطنی سے دل میں فیوض بھر دو
بھوکا تمہارے در کا مہمان رہ نہ جائے

فرمان مصطفیٰ ہے جو چاہیے وہ مانگو
قاسم تمہارے دل کا ارمان رہ نہ جائے

صلی اللہ علیہ وسلم

جس کو سلطان مدینہ رنگ دے
کیوں نہ اس کو حق تعالیٰ رنگ دے

معرفت کا خوب گاڑھا رنگ دے
اپنی رنگت میں سراپا رنگ دے

جس سے کھل جائے میرے دل کی نظر
چاند طیبہ کے وہ ستھرا رنگ دے

ہے سگ در کو تو رنگت سے غرض
جیسا اچھا سمجھے ویسا رنگ دے

آنکھ محو دید دل بے داد ہو
بے خودی کا ایسا گہرا رنگ دے

ڈوب کر جس میں مزا ملنے لگے
تیرے صدقے وہ چمکتا رنگ دے

رنگنے والے تیری قدرت پر فدا
دم میں جیسا چاہے ویسا رنگ دے

معرفت کے چاند میں تجھ پر نثار
مجھ کو اچھا سا جھلکتا رنگ دے

جس میں ہر دم تو ہی تو آئے نظر
اپنے قاسم کو تو ویسا رنگ دے

صلی اللہ علیہ وسلم

طیبہ کے والی لو خبر یہ وقت استمداد ہے
اس نفس بد کردار کی سرکار سے فریاد ہے

کہہ دیجئے جان کرم تو میرا خانہ زاد ہے
دن ڈھلنے آیا یا نبی نیکی کا گھر برباد ہے

دم ان کے قدموں پر فنا ہو جائے بہر کبریا
اٹھنا قیامت تک نہ ہو وہ شان کی افتاد ہے

دہشت میں ہو جب جاں پھنسی مرقد میں یہ کہدے کوئی
تشریف لاتے ہیں نبی شورِ مبارکباد ہے

ہر دم لگی ہے لو میری کب آئے رحمت کی گھڑی
تم شاد کر دو یا نبی بندہ ابھی ناشاد ہے

نعرہ ہے دو جگ میں تیرا چلاتی ہے خلق خدا
دولہا براتی لیتے ہیں بیداد ہے فریاد ہے

بستی دل ویران ہے بس جائے یہ ارمان ہے
مسکن بنا لو تم اگر پیارے تو گھر آباد ہے

بلوائیں محبوب خدا جینے کا مل جائے مزا
ورنہ سب اپنی زندگی بے کار ہے برباد ہے

فرمایا جو سرکار نے قاسم ملے اور پھر ملے
ہے کوئی جو روکے اسے دینے کا جب ارشاد ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

چل دیئے آپ تو کب پھر کے اِدھر دیکھیں گے
راہ سرکار کی اہم آٹھ پہر دیکھیں گے

کوئی آکر یہ کہے گا کہ بلایا ہے تجھے
اپنی آہوں کا کسی دن تو اثر دیکھیں گے

رحم کھائیں گے مدینے مجھے پہنچائیں گے
قافلے والے اگر خاک بسر دیکھیں گے

آرزو دل کی الٰہی کبھی پوری ہوگی
شام فرقت کی کبھی ہم سحر دیکھیں گے

ہم شب قدر میں صرف اتنی دعا مانگیں گے
یا الٰہی تیرے محبوب کا در دیکھیں گے

قبر تیرہ میں نکیرین سے پہلے آنا
آپ کی راہ شہ جن و بشر دیکھیں گے

اپنے خالق سے قیامت میں کہیں گے تو بھی
تیرے محبوب کو ہم ایک نظر دیکھیں گے

ہم بھی خاموش ہیں یہ دیکھ رہے ہیں اے شیخ
کس پہ پڑتا ہے تیرا تیرِ نظر دیکھیں گے

آخرت بھی تو ہے دنیا کا نمونہ قاسمؔ
واں بھی دیدار فقط اہل نظر دیکھیں گے

صلی اللہ علیہ وسلم

دین و دنیا میں نہ کوئی سامنا مشکل کا ہے
دو جہاں میں منہ اجالا آپ کے سائل کا ہے

دونوں عالم میں گدائے در کی ہر بگڑی ہوئی
اس کے صدقے میں بنا جو عکس تیرے ظل کا ہے

پیش آتا ہے محبت سے گدا کے ساتھ میں
دیکھ لیتا ہے نظر والا کہ کس منزل کا ہے

منہ سے کیا کہنے کی حاجت واقف اسرار غیب
آپ پر روشن ہے جو مقصد کسی کے دل کا ہے

جاں کنی میں آتا ہے ابلیس بہر رہزنی
المدد سرکار خطرہ پہلی ہی منزل کا ہے

وحدت و کثرت کے جلوے عام باتیں تو نہیں
اس پہ روشن ہیں جو کوئی نسبتی کامل کا ہے

آنے والے ہیں کسی کی قبر میں منکر نکیر
منتظر بیٹھا کوئی سرکار دریا دل کا ہے

دم گھٹا ہے جاں رُکی ہے بارِ عصیاں کے سبب
ٹکڑے ٹکڑے کیجئے سینہ پہ ٹکڑا سل کا ہے

مصطفٰے حامی ہیں اس کے غوث کی امداد ہے
شاد ہے قاسم اسے ڈر کیا کسی مشکل کا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

میرے سرکار عظمت والے میرے آقا مدینے والے
میرے مولیٰ نبوت والے میرے آقا مدینے والے

تجھ سے روشن خدا کی خدائی اک اشارے میں ہو رہنمائی
بھولے بھٹکوں کو رستے پہ ڈالے میرے آقا مدینے والے

ہے تجھے بزم امکاں کی شاہی سر پہ چتر رسالت پناہی
دونوں عالم ہیں تیرے حوالے میرے آقا مدینے والے

تجھ کو سب اختیار عطائی میرے سرکار تیری دہائی
دونوں عالم میں عزت بچا لے میرے آقا مدینے والے

ہو کرم ہم پہ ایسا پیمبر سارے عصیاں کے دُھل جائیں دفتر
ایسی رحمت کے برسیں وہ جھالے میرے آقا مدینے والے

دور کر دل سے رنگ دوئی کو بھول جاؤں میں اب ہر کسی کو
تیری الفت ہی اس دل میں جا لے میرے آقا مدینے والے

چل دیا ہے وطن سے مسافر ہے ارادہ ہو روضہ پہ حاضر
مضطرب ہے یہ جلدی بلا لے میرے آقا مدینے والے

روز محشر نہ ہو فاش پردہ یہ سمجھ کر کہ ہے میرا پردہ
مجھ کو دامن میں اپنے چھپا لے میرے آقا مدینے والے

جز تیرے کوئی یاور نہیں ہے کوئی بیکس کے سر پر نہیں ہے
میری بگڑی خدارا بنا لے میرے آقا مدینے والے

تیرا منگتا اگر خالی آئے جھولیاں بھر کے مقصد کی جائے
در سے ہرگز بلا کر نہ ٹالے میرے آقا مدینے والے

مانگا منگتا نے جو چشم نم سے دے دیا تو نے اپنے کرم سے
دور ہیں تجھ سے حیلے حوالے میرے آقا مدینے والے

لشکر غم نے ڈالا ہے ڈیرا ہوتا ہے آرزو کا سویرا
اپنے قاسم کو غم سے چھڑا لے میرے آقا مدینے والے

صلی اللہ علیہ وسلم

ان کے انوار مدینے سے بلانے آئے
جانے والوں کو مبارک وہ زمانے آئے

مژدہ معراج کا مولیٰ کو سنانے آئے
حق کے بھیجے ہوئے جبریل بلانے آئے

دم نکل جائے اسی وقت تصدق ہو کر
نزع میں جب میرا محبوب سرہانے آئے

بعد حج کے در سرکار پہ جانے کے لیے
اُف رے کم بخت تجھے حیلے بہانے آئے

طیبہ والے تیرے عشاق تیرے روضہ سے
نہیں ٹلنے کے جو رضواں بھی بلانے آئے

انبیاء شمع لیے حشر میں آگے آگے
اے شہنشاہ تیری شان دکھانے آئے

دونوں عالم میں ہے مولیٰ کی حکومت قائم
کس میں دم ہے جو تجھے کوئی ستانے آئے

سلام

حاضر گدائے در ہے شہنشاہ السلام
مولیٰ سلام سرور ذی جاہ السلام

لا اقسم بلد کے سزاوار السلام
اے والضحیٰ کے مطلع انوار السلام

دونوں جہاں کے قبلہ حاجات السلام
اے ہاشمی و قبلہ سادات السلام

لاکھوں درود تم پر کروڑوں سلام ہوں
مولیٰ میرے ازل سے ابد تک مدام ہوں

ظاہر نظر تو سبزۂ گنبد سے شاد ہے
ہاں باطنی نظر کی ابھی تک مُراد ہے

رہ جائے یہ کہیں نہ تمنا سے اپنی دُور
اس کو بھی شاد کیجئے دیدار سے حضور

واللہ رازدار ہیں طیبہ کی باب کے
بکھرے ہوئے ورق میرے دل کی کتاب کے

آ ہوش میں کہیں بھی رہا کب جدا رہے
بہتر ہے باب راز پہ پردہ پڑا رہے

بدلی سیاہ غم کی میرے سر پہ چھائی ہے
طیبہ کے چاند گیسوؤں والے دہائی ہے

ہونٹوں پہ جان ہے دم مشکل کشائی ہے
مانا گدا بُرا ہی سہی مصطفائی ہے

دیتا ہوں اپنی نسبت کامل کا یہ نشاں
مولیٰ شہاب کا ہوں میں اک ننگ خانداں

پھرتا ہوں ٹھوکروں پہ کوئی پوچھتا نہیں
پردے پڑے ہیں دل پہ مجھے سوجھتا نہیں

جی چاہتا نہیں کہ میں غیروں سے چاہوں داد
رخصت کریں حضور مجھے در سے بامراد

دونوں جہاں میں جب ہو مصیبت کا سامنا
مولیٰ نصیب ہو تیرے دامن کا تھامنا

قسمت کا باب روضہ اقدس پہ وا ہوا
بھاگ اے شب فراق تیرا خاتما ہوا

پھر آؤں جلد ختم ہوں دن اشتیاق کے
سہنا پڑیں نہ اب مجھے صدمے فراق کے

جیسے کہ پہلے حکم دیا تھا بلائیں گے
فرمایئے کہ پھر تجھے مہماں بنائیں گے

مولیٰ فراق میں لہو آنکھوں سے جاری ہے
صورت دکھایئے کہ یہاں دم شماری ہے

صدقہ میں اہلبیت کے اصحاب و آل کے
دن بھول کر گدا پہ نہ آئیں ملال کے

مولیٰ جو لاکھ جاں بھی میں تم پر فدا کروں
کیا چیز ہوں جو حق غلامی ادا کروں

شاہا تمہارا دامن رحمت کفیل ہو
روزِ جزا ذلیل نہ عبد ذلیل ہو

محشر کے دن خجل میں نہ آگے خدا کے ہوں
مولیٰ میں خود مقر ہوں کہ قابل سزا کے ہوں

اقراری مجرموں کو نہیں حاجت گواہ
شانِ کرم سے بخشے حاضر ہے روسیاہ

دامن تمہارا تھام کے گرتا سنبھل گیا
بیڑہ میرا تباہی سے باہر نکل گیا

آنکھیں ترس رہی ہیں زیارت کے واسطے
اے افضل البشر تیری صورت کے واسطے

جس کو عطا حضور کے در کی گدائی ہو
قبضہ میں اس کے کیوں نہ خدا کی خدائی ہو

دیکھا نہیں ہے راہ میں تکلیف تک کا نام
آرام ہی سے لائے مجھے سرور انام

مولیٰ قبول اور یہ عرض غلام ہو
مرنے کے بعد اس کا مدینہ مقام ہو

آقا تمہارے در پہ پڑا رہتا ہے یہ غلام
مجبور ہے کہ چاہئے مادر کا اہتمام

واللہ دو جہاں کا اسی دم پہ زور ہے
دربار انبیاء میں سلامیؔ کا شور ہے

آتے ملک ہیں عرش سے خدمت کے واسطے
ستر ہزار روز زیارت کے واسطے

حاضر ہے در پہ آج تو مقصد حصول ہو
سرکار اس گدا کی سلامی قبول ہو

دیکھے میری نظر سے کوئی آکے سامنے
کعبہ جھکا ہوا درِ والا کے سامنے

پرتو سے اپنے دل میرا چمکایئے حضور
تسکین دیجیے کہ ہوا قلب ناصبور

جھولی بھرو مراد سے اس نامراد کی
سب کچھ دیا ہے صرف تمنا ہے صاد کی

مولیٰ نجات کا مجھے پروانہ دیجئے
دونوں جہاں میں دولت شاہانہ دیجئے

احباب شاد اور عدو بامراد ہوں
مولیٰ کرم سے آپ کے دونوں ہی شاد ہوں

میں کس شمار میں ہوں میرا کیا شمار ہے
قدموں پہ تیرے جان ملائک نثار ہے

پیارے اِدھر بھی اور کرم کی کوئی نظر
اُجڑے ہوئے بسائے ہیں لاکھوں کے تم نے گھر

ڈوبی سی جا رہی ہے سگ در کی چاندنی
چمکایئے حضور ذرا گھر کی چاندنی

مولیٰ میرے ازل سے ابد تک ہر اُمتی
رحمت سے پائے آپ کی دارین میں خوشی

سرکار اُس نے عرض کیا ہے سلام شوق
عشاق وقت میں جسے بخشا گیا ہے فوق

مادر میری کنیز درِ انتخاب کی
امیدوار ہے کرم بے حساب کی

میرے سفر کے وقت وہ زار و نزار تھی
اس در کی حاضری کے لیے بے قرار تھی

دنیا میں وہ ذریعہ ہے آرام و چین کا
مولیٰ بلائیے اُسے صدقہ حسین کا

مولیٰ میرے عزیز دو عالم میں شاد ہوں
پھولیں پھلیں نصیب کھلیں بامراد ہوں

شاگرد میرے شاہ دو عالم میں خوش رہیں
راضی رہیں رضا پہ نہ کچھ آفتیں سہیں

ناسوت طے ہو منزل عرفاں کی پائیں تیر
سرکار ہم غلاموں کا ہو خاتمہ بخیر

ماں باپ میرے بھائی بہن دوست اور قریب
آقا ہوں سب کو خلد میں اعلیٰ مکاں نصیب

پیغام اور سلام وہ نزدیک و دور کے
لا کے جو میں نے پیش کیے ہیں حضور کے

پوچھیں گے جب جواب تو کیا لب پہ لاؤں گا
مولیٰ میں ان کے سامنے کس منہ سے جاؤں گا

صادر ہو حکم سب کی تمنا حصول ہے
کہہ دوں گا سب سے سب کی سلامی قبول ہے

مولیٰ میری دعا کو شرف ہو قبول کا
خالی نہ جائے واسطہ آلِ رسول کا

قاسمؔ جب آئے وقت تیرے اختتام کا
جاری ہو لب پہ ورد صلوٰۃ و سلام کا

نسخہ دربارہ شفائے نفس وتزکیہ روح از مجربات احقر جو واسطے فائدہ عوام کے درج کیا جاتا ہے

حیا کے پھول صبر و شکر کے پھل
نیاز و عجز کی جڑ غم کی کونپل

نہال صدق کی ڈالی کے اوراق
ادب کی چھال تخم حسن اخلاق

ریاضت کی اگر ہاون ہو ممکن
تو اس میں کوٹ ان کو رات اور دن

عرق اشک پشیمانی کا لے کر
کیا کر روز تو اس میں انہیں تر

کئی چلے یہی معمول کرلے
پھر ان کو دیگچی میں دل کی بھرلے

اوجاع شوق پر رکھ کر پکانا
بجائے ہیمۂ جاں اپنی جلانا

مناسب چھاننے کا پھر ہے ساماں
صفائی قلب کی صافی میں تو چھان

جو چھن کر صاف ہو جائے یہ پانی
ملانا شکر شیرینی زبانی

قوام اس کا بہت مشکل سے ہوگا
یہ مطلب تیرے سوز دل سے ہوگا

کہ یہ معجون کھاتی ہے بڑی آنچ
محبت کی اسے دینا کڑی آنچ

غرض جب ہو چکے معجون تیار
رہے نقصاں نہ باقی کوئی زنہار

تو رکھنا حفظ کی ڈبیا میں بھر کے
ہوائے اتقا سے سرد کر کے

جہاں تک تجھ سے کھائی جائے کھانا
کچھ اس کے قدر شربت پر نہ جانا

مضر ہونے کا اندیشہ نہیں کچھ
ضرر اس نے نہیں بخشا کہیں کچھ

ہوا ہو جائے گا دردِ معاصی
جو چاہے امتحاں کر دیکھے عاصی

مبارکی

(حضرت پیر و مرشد شہنشاہ سید حاجی محمد قاسم حسین ہاشمی مصطفائی فضل رحمانی اعلیٰ محبوب رسول بریلوی قدس سرہ نے اپنے وصال سے ایک یوم قبل یہ مبارکی ۱۲ ربیع الاول شریف ۱۹۳۹ء کے دعوت میلاد اقدس شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس شریف میں پیش فرمائی تھی۔)

شہ والا ربیع پاک کا جلسہ مبارک ہو
بنایا رب نے کعبہ کا تمہیں قبلہ مبارک ہو

تمہارا خاندانی فخر کل عالم پہ روشن ہے
بنی ہاشم جمال حق کا آئینہ مبارک ہو

تمامی انبیا صدیق صالح اور شہیدوں کو
ازل سے تا ابد اس شان کا مولیٰ مبارک ہو

خلیلی اور اسماعیلی و ہاشم سے ملتا ہے
بنی ہاشم تمہیں اس شان کا شجرہ مبارک ہو

جنابِ حضرت عبداللہ، حمزہ، حضرت عباس
تمہیں بیٹا، بھتیجا سلطنت والا مبارک ہو

کوئی میری صدا یہ آمنہ بی بی کو پہنچا دے
خدائی جس سے چمکی وہ تمہیں بیٹا مبارک ہو

خدا کا نام روشن کر دیا جس نے دو عالم میں
تمہیں حسنین ایسی شان کا نانا مبارک ہو

جسے حق نے بنایا قادر و مالک دو عالم پر
تمہیں اس شان کا اے فاطمہ بابا مبارک ہو

شہنشاہِ طریقت حضرتِ مولا علی تم کو
برادر اور خسر اس شان کا اعلیٰ مبارک ہو

ابوبکر و عمر، عثمان و حیدر شان والے ہو
تمہیں ان کی بدولت آج یہ رُتبہ مبارک ہو

کروں جنت کی کیسے آرزو پیارے میں مجرم ہوں
کہیں بھیجو شفاعت کا تمہیں سہرا مبارک ہو

خداوند دو عالم چاہتا ہو جن کی مرضی کو
مبارک اہلسنّت وہ تمہیں دولہا مبارک ہو

لحد میں نزع میں مرقد میں محشر میں دو عالم میں
غلاموں کے سروں پر آپ کا سایہ مبارک ہو

میں کس قابل ہوں میری آنکھ کس قابل ہے جو دیکھوں
جمال پاک کا موسیٰ تمہیں جلوہ مبارک ہو

زمین روضہ اطہر ہے اعلیٰ عرش اعظم سے
تمہیں اہل محبت قلب کا سجدہ مبارک ہو

بہانہ حضرت آدم کا تھا لیکن حقیقت میں
ملائک کا ازل میں آپ کو سجدہ مبارک ہو

ابھی بہر معاصی سے نظر میں پار کردے گا
گناہ گاروں تمہیں اس شان کا آقا مبارک ہو

خوشی کی بات ہے شادی مناؤ سلسلہ والو
بنایا ہے تمہیں سرکار نے بندہ مبارک ہو

خوشا قسمت نظر میں جن کی رہتا ہے جمال شاہ
سروں میں اپنے جو رکھتے ہیں یہ سودا مبارک ہو

ہوئے ہیں ہو چکے جتنے بھی ہیں محبوب اور عشاق
میری جانب سے سب کو ان کا نظارہ مبارک ہو

نظر آنے لگا ہے بات اب کوئی گھڑی کی ہے
کرو خوشیاں تمہیں امید کا چہرہ مبارک ہو

کہیں گے اہل محشر ان کے عشاقوں سے محشر میں
تمہیں دیدار والا آج بے پردہ مبارک ہو

مزہ تو جب ہے منکر سنیوں سے حشر میں کہہ دے
ہمیں بدبخت نکلے آپ کو صدقہ مبارک ہو

تمنا ہے الٰہی میں بھی اس دن تک رہوں زندہ
سلامت کا پڑے غل میں کہوں دولہا مبارک ہو

گداؤں جھولیاں پھیلا کے اس کے سامنے آؤ
تمہیں اس قاسم نعمت کا دروازہ مبارک ہو

شرف یہ تجھ کو کیا کم ہے کہ تو قاسمؔ کا بھائی ہے
تجھے شمشاد اعلیٰ شان کا رُتبہ مبارک ہو

استقبال سواری اقدس شریف

سواری ہے محمد مصطفےٰ کی

ربیع الاوّلیں تاریخ بارا
دو شنبہ صبح صادق کے سماں کا
مچا ہے عرش و فرش میں شہرا
زبانوں پر ہر اک کی ہے یہ چرچا
سواری ہے محمد مصطفےٰ کی

خدا نے عرش اور کرسی کو زینت
وہ بخشی ہو گئی عالم کی حیرت
سجے ہفت آسماں باشان و شوکت
محبت یہ بجاتی آئی نوبت
سواری ہے محمد مصطفےٰ کی

صفیں باندھے ہوئے سب حور وغلماں
لباس انبیاء اعلیٰ درخشاں
ملائک شان اور شوکت پہ قرباں
نقیبوں کی صداؤں سے نمایاں
سواری ہے محمد مصطفےٰ کی

شیاطیں منہ پہاڑوں میں چھپائیں
جو چاہیں خیر تو ایمان لائیں
یہ ہیبت قصر کسریٰ تھرتھرائیں
وہ گونجی ہیں سلاموں کی صدائیں
سواری ہے محمد مصطفیٰ کی

یہ ہیں مختار کل عالم کے سرور
حبیب حق شہنشاہ پیمبر
جمال ذات توحیدی کے مظہر
قدم عرش خدا لیتا ہے سر پر
سواری ہے محمد مصطفیٰ کی

کرے چھڑکاؤ آکر ابر رحمت
گلی کوچوں میں جھاڑو دے نفاست
ادب تعظیم کی آئی مہورت
ہوئی ہے دونوں عالم میں اشاعت
سواری ہے محمد مصطفیٰ کی

وہ پیارا عالم امکاں کا دولھا
مزین سر پہ ہے قدرت کا سہرا

خدا کی دید ہے دیدار اس کا
زبانِ حال سے کہتا ہے نقشا
سواری ہے محمد مصطفےٰ کی

دو عالم ہیں اسی کے زیرِ فرماں
خدا بھی ہے اسی مرضی کا خواہاں
یہ ہے معراج جسمانی کا میہماں
چمکتی ہے اسی سے بزم خوباں
سواری ہے محمد مصطفےٰ کی

عدو اس کا عدوئے کبریا ہے
یہی شمس الضحیٰ بدرالدجیٰ ہے
اسی کا نام احمد مجتبےٰ ہے
مچا مکے میں شور مرحبا ہے
سواری ہے محمد مصطفےٰ کی

خدا نے دونوں عالم کو نچھاور
کیا ہے اس جمال پاک رُخ پر
ملاحت حسن دونوں تاج سر پر
درودوں کا مچا ہے شور گھر گھر
سواری ہے محمد مصطفےٰ کی

یہ ماضی حال مستقبل کا حاکم
خدا کے گھر کی ہر نعمت کا قاسم
جسے چاہے اسے کر دے یہ حاتم
بلا پوچھے ہوئے نور مجسم

سواری ہے محمد مصطفٰے کی

کھڑے ہو آ گیا موقع دعا کا
تفضّل دست بستہ عرض کرنا
عطاء فرمائیے بیٹوں کا صدقا
ہمیشہ کے لیے خدمت کا تمغا

سواری ہے محمد مصطفٰے کی

سلام بحضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

نائب رب العلا ہو
عکسِ ذات کبریا ہو
تم خدا کا آئینہ ہو
کوئی کیا جانے کہ کیا ہو

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

آپ کا میلادِ والا
پڑھتا ہے باری تعالیٰ
دونوں عالم کا اُجالا
آپ کی ذاتِ معلا

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

باعث ایجاد عالم
رحمت و نور معظم

انبیا کے روح اعظم

فخرِ نوح و فخرِ آدم

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

انبیا جتنے ہیں پیارے

اُمتی ہیں سب تمہارے

رکھتے ہیں تم سے سہارے

تم پہ ہیں قربان سارے

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

دیکھ کر شان ولادت

صدقے ہوتی ہے نبوت

چھائی ہے عالم پہ رحمت

ہو مجسم حق کی نعمت

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

مالک ملک الٰہی

سر پہ چتر بادشاہی

لائے ہیں عصیاں تباہی

شان ہے مجرم پناہی

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

مالک و عالم کے سرور

قادر و محبوبِ داور

از ازل تا روزِ محشر

آپ کے قبضہ کے اندر

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

حضرت صدیقِ اکرم

اور عمر فاروقِ اعظم

بہر عثمانِ معظم

دور کر دو دل سے سب غم

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

اس علی شیر خدا کا

حسنین مجتبیٰ کا

بی بیٔ خیر النساء کا

دیجئے منگتا کو صدقا

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

عبد قادر شاہ جیلاں
غوث اعظم نوریزداں
ان کے منہ سے میرے سلطاں
کیجئے مشکل اب آساں

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

بہر محبوب اور عشاق
کچھ نہ ہو کونین میں شاق
ہوں سفارش کا میں مشتاق
فضل رحمٰن شاہ آفاق

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

قاسم والا گہر کا
اپنے منظور نظر کا
صاحب فتح و ظفر کا
ہو عنایت مجھ کو صدقا

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

سید والا گرامی

یہ تفضّل[1] عبد نامی

آیا ہے بہر سلامی

دیجئے عیش دوامی

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

وصلی اللہ تعالیٰ علیک و علی الک و اصحابک و ازواجک واھل بیتک و ذریاتک و اولیاء امتک و علماء ملتک اجمعین الی یوم الدین

1 مصنف نے یہ سلام اور نعتیہ سواری اپنے مرید و خلیفہ حضرت مولانا محمد تفضّل حسین قاسمی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے تحریر فرمایا

شجرۂ قادری مصطفائی فضل رحمانی بریلوی

سلسلۂ عالیہ قادریہ نقشبندیہ

الٰہی کر کرم مصطفیٰ کے واسطے — یا رسول اللہ رحمت ہو خدا کے واسطے
نزع میں مرقد میں محشر میں دو عالم میں مجھے — شاد فرما مرتضیٰ شیر خدا کے واسطے
مصطفےٰ کے لاڈلے پیارے حسن کا واسطہ — موت بالایمان آئے اس گدا کے واسطے
واسطہ ثانی حسن اور سید عبداللہ کا — رزق میں وسعت عطاء ہو بے نوا کے واسطے
فیض دے نعمت سے موسیٰ اور عبداللہ کی — موسیٰ و داؤد سچے رہنما کے واسطے
حضرت یحییٰ کا صدقہ راستہ سیدھا چلا — شاہ عبداللہ موسیٰ رہنما کے واسطے
شہ ابی صالح کے گھر کی معرفت سے فیض دے — صابر و شاکر بنا اپنی رضا کے واسطے
شیخ عبدالقادرِ غوثِ جہاں کا واسطہ — قبر میں رحمت کی کھڑکی ہو ہوا کے ہوا کے واسطے
برسے وہ رزاق و شرف الدین کا بارانِ کرم — معرفت لائے میرے دل کی ضیاء کے واسطے
فتح مندی دے برائے سیدِ عبدالوہاب — ہر عدد پر دونوں عالم میں گدا کے واسطے
شہ بہاؤالدین کا صدقہ کھلے باطن کی آنکھ — زنگ دل کا دور ہو اس پیشوا کے واسطے
شہ عقیل و شمس کے صدقہ میں دل پُر نور کر — بھیک دے بندہ کو تو ان کی [illegible] کے واسطے
شہ گدا رحمٰن شمس الدین کا دامن حشر میں — ہاتھ آجائے میرے خیر الوریٰ کے واسطے
شہ گدا کے در کا اک ادنیٰ گدا کر دے مجھے — فضل ہو جائے فضیل باخدا کے واسطے

شہ کمال و شاہ اسکندر کی نعمت سے مجھے
سر بسر پُرنور کر ہر اولیا کے واسطے

اس مجدد شیخ احمد کی طریقت پر چلا
شاہ معصوم و محمد پیشوا کے واسطے

شہ زبیر و شہ ضیاء کے در کا صدقہ اے خدا
دونوں عالم میں ملے ان کے گدا کے واسطے

خواجۂ آفاق شاہِ فضل رحمٰن کی ضیاء
کھول دے چشمِ بصیرت اس گدا کے واسطے

دولت عز و عمل دے علم و عفو و عافیت
بخش عرفاں قاسم اہل سلسلہ کے واسطے

زندگی میں باخبر کردے نظر ایمان و وصل
نسبتِ کامل حضوری اس گدا کے واسطے

آل و اصحاب اہل بیت پاک کی نوری ضیاء
علم سینہ دے شہید کربلا کے واسطے

ہار پیروں اور چودہ خانوادوں کا کرم
عشق و اُلفت دے اما مانِ صفا کے واسطے

شبندی، سہروردی، قادری چشتی فیوض
دل کی آنکھیں کھول دیں کُل اولیا کے واسطے

رکھ مجھے پابند شرع صادق اسلام کر
منزلیں طے فقر کی ہوں مصطفٰے کے واسطے

یہ تمنا ہے جمیع المومنین و مسلمین
ہوں دعاء گو کُل رُسل اور انبیاء کے واسطے

فکر و فاقہ قرض و غصہ رنج و غم حق العباد
دور رکھ دنیا میں مجھ سے اتقیا کے واسطے

کتیں دے تندرستی رکھ بلائیں دور کر
فارغ البالی ملے زین العبا کے واسطے

طیب پہ توفیقِ عمل صدقِ مقال
ساتھ رزقِ پاک کے دے اصفیا کے واسطے

دی کر عطاء دونوں جہاں میں اے خدا
شاہِ شمشادِ علیؒ رہنما کے واسطے

ت قاسم میاں کے رنگ میں رنگ جائیں مرید
ہو دعا مقبول طاہر اولیاء کے واسطے

جن کے دامن سے بندھا ہوں آج تا روز قیام
یا نبی میں ساتھ ہوں ان کے خدا کے واسطے

آداب میلادِ اقدس شریف

سے متعلق حاجی قاسم میاں رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات سے ماخوذ

☆ میلادِ اقدس شریف سنت الٰہی اور منجملہ آپ ﷺ کی تعظیم سے ہے۔ تعظیم اور توقیر و ادب بہر حال بہر نوع وہ فرض اعظم ہے جس کے تارک کے دیگر فرائض مقبول نہیں۔

☆ یوم تو حضور ﷺ ہر وقت ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں مگر دعوتِ میلادِ اقدس شریف میں خاص طور سے تشریف لاتے ہیں۔

☆ حضور ﷺ کے ذکر کی محفل میں پاپیادہ حاضری دینا ہر قدم پر نیکیاں بخشتا ہے اور سر کے بل ہو تو سبحان اللہ۔

☆ میلادِ اقدس شریف میں باوضو، باادب دوزانوں بیٹھیں، نگاہیں نیچی رکھیں اور سر اوپر نہ اٹھائیں۔

☆ محفل میلادِ اقدس شریف میں ذاکرین و سامعین سچے دل سے اس یقین کے ساتھ بیٹھیں کہ حضور ﷺ تشریف فرما ہیں اور آپ ﷺ کا جتنا بھی ادب و تعظیم کریں کم ہے۔

☆ میلادِ پاک کے دوران چائے، پانی، پان وغیرہ سے حذر لازمی ہے۔ تمباکو وغیرہ کھا کر یا حقہ (سگریٹ) پی کر بلا کلی کیے ہوئے ذکر کرنا خلاف ادب اور منع ہے۔ قلبی محبت رکھنے والے میلادِ اقدس شریف پڑھتے اور کرتے وقت اولیٰ اور اعلیٰ طریقوں پر کاربند ہوتے ہیں اور مجسم تصویر ادب بن جاتے ہیں ان سے تعظیم کبھی ساقط نہیں ہوتی۔

☆ معترضین کے یہ اعتراضات کہ اتنا کہاں سے لائیں جو ایسا ادب و تعظیم کریں سراسر جہالت و ضعف ایمان کا باعث ہے۔ یہ وہ محسن اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جن پر ہر شئے نثار کرنے سے مومن کامل بنتا ہے۔ یہ کہہ کر ادب و تعظیم ساقط کرنا کہ جتنا ہو سکتا ہے کیا جاتا ہے دلیلِ ضعفِ ایمان اور سخت بے ادبی ہے۔